

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ لِلَّهِ شُهَدَاءَ بِالْقِسْطِ وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا

اغْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا تَعْمَلُونَ (المائدہ-۹)

اے وہ لوگوں جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر راستی پر قائم رہتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ تم انصاف کرو کہ وہ تقویٰ کے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے آگاہ ہے جو تم کرتے ہو۔

احمدیہ قبرستان میں زندہ درگور لوگوں کی ذہنی کیفیت

عزیزی محترمہ امة المدحیہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

خاکسار نے مورخہ ۵ مارچ ۲۰۱۶ء کو آپکی مفصل ای میل وصول کی تھی۔ اپنی ای میل میں آپ نے خاکسار پر تنقید اور بے سرو پا دعویٰ کرنے کیساتھ ساتھ مجھ سے چند سوالات پوچھے تھے۔ میں نے آپ سے آپکے سوالوں کا جواب دینے کا وعدہ بھی کیا تھا اور ساتھ ہی اپنے دعویٰ یا نقطہ نظر کے حوالہ سے آپکی راہنمائی کیلئے ایک مختصر سا دو صفحاتی خط بھی آپکی خدمت میں لکھا تھا۔ لیکن مجھے افسوس ہے کہ جس جوش اور جذبے کیساتھ آپ نے مجھ پر تنقید کی اور مجھ سے اپنے سوالوں کا جواب پوچھا تھا۔ میرے مختصر دو صفحاتی جوابی خط کے بعد پتہ نہیں آچکا وہ جوش اور جذبہ کہاں گیا یا وہ ٹھنڈا کیوں ہو گیا؟ بہر حال میں نے آپ سے آپکے سوالوں کا جواب دینے کا وعدہ کیا تھا لہذا اپنے وعدہ کے مطابق آپکے سوالات کے جوابات آپکی خدمت میں پیش ہیں۔ گر قبول اُفتدز ہے عز و شرف۔ آپ پوچھتی ہیں:-

"What is the purpose of your jamat,"

(۱) سوال:- آپکی جماعت کا مقصد یا غرض و غایت کیا ہے؟

الجواب:- دنیا میں جتنے بھی مامور من اللہ اور مرسلین مبعوث ہوئے تھے انہوں نے اپنی بعثت کے بعد جماعتیں قائم فرمائی تھیں۔ اور جماعت قائم کرنے کا مقصد بھی یہی ہوتا ہے کہ اصلاح اور تجدید کا وسیع کام جو انسان اکیلا نہیں کر سکتا اُسے باہم مل کر سرانجام دیا جاسکے۔ گذشتہ مامورین کی جماعتوں کے جو مقاصد تھے خاکسار کی جماعت کے بھی وہی مقاصد ہیں۔ ایک صدی قبل حضرت مرزا صاحبؒ نے ۲۳ مارچ ۱۹۸۹ء کو جماعت احمدیہ قائم فرمائی تھی۔ آپ اسی حوالہ سے ملفوظات میں ارشاد فرماتے ہیں:-

”اور ایک ضروری بات یہ ہے کہ تقویٰ میں ترقی کرو۔ ترقی انسان خود نہیں کر سکتا تھا جب تک ایک جماعت اور ایک امام نہ ہو۔ اگر انسان میں یہ قوت ہوتی کہ وہ خود بخود ترقی کر سکتا تو پھر انبیاء کی ضرورت نہ تھی۔“ (ملفوظات جلد ۶ صفحہ ۴۲۱)

اسی طرح ملفوظات میں ایک اور جگہ پر آپ فرماتے ہیں:- ”اللہ تعالیٰ نے اس سلسلہ کے قائم کرنے سے یہی چاہا ہے کہ وہ ایسی جماعت تیار کرے جیسی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تیار کی تھی تاکہ اس آخری زمانہ میں یہ جماعت قرآن شریف اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سچائی اور عظمت پر گواہ ٹھہرے۔“ (ملفوظات جلد ۱ صفحہ ۳۵۶)

آپکی جماعت کے مقاصد یہ تھے کہ دین اسلام میں پیدا شدہ اغلاط اور خرابیوں کی اصلاح کر کے انکی تجدید کر کے اسے مُصَفَّاً بنایا جائے۔ ایک صدی قبل اُمت محمدیہ میں ختم وحی والہام، ختم نبوت کے علاوہ حیات مسیح عیسیٰ ابن مریم کا غلط اور مشرکانہ عقیدہ پیدا ہو چکا تھا۔ حضرت مرزا صاحب نے اُمت کو بتایا تھا کہ نبوت اللہ تعالیٰ کا ایک انعام ہے اور بنی نوع انسان کی ہدایت کیلئے جس طرح پہلے نبی اور رسول آتے رہے تھے۔ اسی طرح اب بھی آتے رہیں گے اور اس سلسلہ میں انقطاع ممکن نہیں ہے۔ حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی حیات کا عقیدہ بھی ایک باطل عقیدہ تھا جو کہ لاعلمی کی بنا پر اُمت میں رواج پا چکا تھا۔ حضور نے سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی وفات ثابت کر کے اس باطل عقیدہ کی بھی اصلاح فرمائی تھی۔ اسی طرح آپ علیہ السلام نے فرمایا تھا کہ وحی والہام کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہو سکتا۔ اللہ تعالیٰ جس طرح پہلے اپنے چنیدہ بندوں سے کلام فرمایا کرتا تھا۔ اسی طرح اب بھی وہ اپنے بندوں سے کلام فرماتا ہے۔

وہ خدا اب بھی بناتا ہے جیسے چاہے کلیم اب بھی اُس سے بولتا ہے جس سے وہ کرتا ہے پیار

مترجمہ:- خاکسار کی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا بھی یہی مقصد ہے کہ احمدیت میں پیدا شدہ خرابیوں کی اصلاح کر کے اسے اصلی حالت میں لایا جائے۔ نفسانی خواہشات کو پورا کرنے کیلئے بعض نفسانی لوگوں نے احمدیت کے خوبصورت چہرے پر جو بدنماداغ لگا دیئے ہیں۔ احمدیت کے چہرہ کو ان بدنماداغوں سے پاک کرنا ہی خاکسار کی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کی غرض و غایت ہے۔ ان بدنماداغوں کے حوالہ سے خاکسار یہاں چند مثالوں کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہے۔ مثلاً (۱) حضرت مرزا صاحب کی زندہ انسانوں کی جماعت احمدیہ کو قبرستان میں بدل دیا گیا ہے (۲) حدیث مجددین پر ناپاک حملہ کر کے اسے جھوٹی اور وضعی قرار دیا گیا ہے (۳) بائے جماعت اور حکم و عدل علیہ السلام کی الوصیت کی دھجیاں اڑائی گئی ہیں (۴) حضرت بائے جماعت کی وصیت کے برخلاف خود ساختہ خلافتی ڈھانچہ بنا لیا گیا ہے (۵) جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کیساتھ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کیا گیا ہے (۶) یہودیوں کی طرح بائے جماعت حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی تحریروں میں تحریف و تبدل کیا گیا ہے (۷) وصیتی چندہ کے اصل مقاصد سے انحراف کر کے اسے دنیا کمانے کا ایک ذریعہ بنا لیا گیا ہے وغیرہ۔ حضرت مرزا صاحب علیہ السلام کی جماعت احمدیہ میں پیدا شدہ ان برائیوں اور جھوٹے عقائد کی اصلاح کرنا خاکسار کی جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا اولین مقصد اور غرض و غایت ہے۔

[1] پہلا بدنماداغ یا خرابی:- حضرت مرزا صاحب کی زندہ انسانوں کی جماعت احمدیہ کو قبرستان میں بدل دینا۔ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کو محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کو جو الہامی پیشگوئی بخشی گئی تھی۔ اسکے آغاز میں اللہ تعالیٰ محمدی مریم کو مخاطب کر کے فرماتا ہے کہ:- ”اے مظفر! تجھ پر سلام۔ خدا نے یہ کہا۔ تا وہ جو زندگی کے خواہاں ہیں۔ موت کے پنجے سے نجات پائیں۔ اور وہ جو قبروں میں دبے پڑے ہیں باہر آویں۔“

ان الہامی الفاظ میں اللہ تعالیٰ نے آئندہ زمانہ کیلئے ایک پیشگوئی کا ذکر فرمایا ہے کہ محمدی مریم کی رحلت کے بعد اُسکی جماعت میں احمدیوں کو زندہ درگور کر دیا جانا تھا یعنی اُن کی ذہنی حالت ایسی کر دی جانی تھی کہ وہ قبروں میں دبے پڑے مردے ہیں۔ جب لوگوں کی ذہنی تطہیر

(brainwashing) کیساتھ انہیں ذہنی مفلوج کر دیا جائے تو پھر ایسے زندہ انسانوں کی ایسی جماعتیں قبرستانوں کی صورت اختیار کر لیتی ہیں۔ اب سوال ہے کہ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے زندہ احمدیوں کو زندہ درگور کس طرح کیا تھا؟ میں اس سلسلہ میں کہتا ہوں کہ اگر زندہ انسانوں سے غور و فکر کا حق چھین لیا جائے۔ اگر ان سے معقول سوال اور اختلاف کا حق چھین لیا جائے تو پھر اسکے بعد جیتے جاگتے انسان بھی عملاً چلتی پھرتی لاشیں بن جایا کرتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی جماعت احمدیہ میں یہ سارا کام جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے سرانجام دیا تھا۔ اگر اس میں کوئی کسر رہ گئی تھی تو پھر یہ کسر اسکے جانشینوں نے پوری کر دی۔ جن جماعتوں میں لوگوں کو چلتی پھرتی لاشیں بنا دیا جائے تو کیا وہ جماعتیں عملاً قبرستان کی شکل نہیں اختیار کر لیتی؟

سانسوں کے سلسلے کو نہ دوزنگی کا نام جینے کے باوجود بھی کچھ لوگ مر گئے

حضرت مرزا صاحب کی زندہ انسانوں کی جماعت کیساتھ مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی نے یہی ہاتھ کیا ہے اور اس طرح وہ چلتی پھرتی لاشوں کا ایک قبرستان بنا دی گئی ہیں۔ خاکسار جماعت احمدیہ کے لوگوں کو غور و فکر کے علاوہ معقول سوال اور اختلاف کا حق دے کر نہ صرف انہیں زندہ کرنا چاہتا ہے بلکہ انہیں روحانی قبروں میں سے باہر بھی نکالنا چاہتا ہے جن میں انہیں ایک صدی کی ذہنی تطہیر کیساتھ دھکیلا جا چکا ہے۔

[2] دوسرا بنیاد یا خرابی:۔ حدیث مجددین پر ناپاک حملہ کر کے اسے جھوٹی اور وضعی حدیث قرار دے دینا۔ حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمد کے بقول حدیث مجددین نہ صرف ایک سچی حدیث ہے بلکہ یہ تو اتر معنوی تک بھی پہنچ گئی ہے۔ حضورؐ نے اپنی تالیفات میں درجنوں جگہ سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ ”إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ“ کو نہ صرف حدیث مجددین کا منبع و مصدر قرار دیا ہے بلکہ حدیث مجددین کو اس آیت کی شرح بھی قرار دیا ہے۔ اور اسی طرح آپؐ نے اپنی تحریروں میں درجنوں جگہ سورۃ النور کی آیت ۵۶ (جسے آیت اختلاف کہا جاتا ہے) کو سورۃ الحجر کی آیت ۱۰ کی تفسیر قرار دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ آپؐ ارشاد فرماتے ہیں:۔

(۱) ”یہ حدیث (إِنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ لِهَذِهِ الْأُمَّةِ عَلَى رَأْسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِينَهَا۔ ناقل) إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ کی شرح ہے۔ صدی ایک عام آدمی کی عمر ہوتی ہے اس لیے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک حدیث میں فرمایا کہ سو سال بعد کوئی نہ رہے گا۔ جیسے صدی جسم کو مارتی ہے اسی طرح ایک روحانی موت بھی واقع ہوتی ہے۔ اس لیے صدی کے بعد ایک نئی ذریت پیدا ہو جاتی ہے۔ جیسے اناج کے کھیت۔ اب دیکھتے ہیں کہ ہرے بھرے ہیں ایک وقت میں بالکل خشک ہوں گے پھر نئے سرے سے پیدا ہو جائیں گے اس طرح پر ایک سلسلہ جاری رہتا ہے۔ پہلے اکابر سو سال کے اندر فوت ہو جاتے ہیں اس لیے خدا تعالیٰ ہر صدی پر نیا انتظام کرتا ہے جیسا رزق کا سامان کرتا ہے۔ پس قرآن کی حمایت کیساتھ یہ حدیث تو اتر کا حکم رکھتی ہے۔ کپڑا پہنتے ہیں تو اسکی بھی تجدید کی ضرورت پیدا ہوتی ہے۔ اسی طریق پر نئی ذریت کو تازہ کرنے کیلئے سنت اللہ اسی طرح جاری ہے کہ ہر صدی پر مجدد آتا ہے۔“ (تفسیر امام مہدی و مسیح موعود جلد ۲ صفحہ ۷۷۴ بحوالہ الحکم جلد ۷ نمبر ۷ مورخہ ۲۱ فروری ۱۹۰۳ء صفحہ ۷)

(۲) ”پس یہ آیت (النور-۵۶-ناقل) درحقیقت اس دوسری آیت اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ کیلئے بطور تفسیر کے واقعہ ہے اور اس سوال کا جواب دے رہی ہے کہ حفاظت قرآن کیونکر اور کس طور سے ہوگی۔ سو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں اس نبی کریم کے خلیفے وقتاً فوقتاً بھیجتا رہوں گا اور خلیفہ کے لفظ کو اشارہ کیلئے اختیار کیا گیا کہ وہ نبی کے جانشین ہونگے اور اسکی برکتوں میں سے حصہ پائیں گے جیسا کہ پہلے زمانوں میں ہوتا رہا۔“ (شہادت القرآن۔ روحانی جلد ۶ صفحہ ۳۳۹)

(۳) ”خلفاء کے آنے کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک لمبا کیا ہے اور اسلام میں یہ ایک شرف اور خصوصیت ہے کہ اس کی تائید اور تجدید کے واسطے ہر صدی پر مجدد آتے رہے اور آتے رہیں گے۔“ (ملفوظات جلد ۱۰ صفحہ ۲۶۲)

(۴) ”یہ بات مسلمانوں میں ہر شخص جانتا ہے اور غالباً کسی کو بھی اس سے بے خبری نہ ہوگی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر صدی کے سر پر ایک مجدد کو بھیجتا ہے جو دین کے اس حصہ کو تازہ کرتا ہے جس پر کوئی آفت آئی ہوئی ہوتی ہے۔ یہ سلسلہ مجددوں کے بھیجنے کا اللہ تعالیٰ کے اس وعدہ کے موافق ہے جو اُس نے اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُونَ میں فرمایا ہے۔“ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۲)

(۵) ”یہ بھی یاد رہے کہ ہر ایک زمانہ کیلئے اتمام حجت بھی مختلف رنگوں سے ہوا کرتا ہے اور مجدد وقت اُن قوتوں اور ملکوں اور کمالات کیساتھ آتا ہے جو موجودہ مفسد کا اصلاح پانا اُن کمالات پر موقوف ہوتا ہے سو ہمیشہ خدا تعالیٰ اس طرح کرتا رہے گا جب تک کہ اس کو منظور ہے کہ آثارِ رشد اور اصلاح دنیا میں باقی رہیں۔“ (شہادت القرآن۔ روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

(۶) ”یہ یاد رہے کہ مجدد لوگ دین میں کچھ کمی بیشی نہیں کرتے ہاں گمشدہ دین کو پھر دلوں میں قائم کرتے ہیں اور یہ کہنا کہ مجددوں پر ایمان لانا کچھ فرض نہیں خدا تعالیٰ کے حکم سے انحراف ہے کیونکہ وہ فرماتا ہے وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذَلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْفٰسِقُوْنَ۔ یعنی بعد اسکے جو خلیفے (مجدد۔ ناقل) بھیجے جائیں پھر جو شخص انکا منکر رہے وہ فاسقوں میں سے ہے۔“ (روحانی خزائن جلد ۶ صفحہ ۳۴۲)

حدیث مجددین کے حوالہ سے حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی اس واضح تعلیم اور ہدایات کے باوجود احمدیہ قبرستان کے والیان یعنی نام نہاد خلیفے اس حدیث مجددین کے متعلق کیا کہتے ہیں؟؟

(الف) احمدیہ قبرستان کے پہلے والی المعروف بہ خلیفہ ثانی کا حدیث مجددین کے حوالہ سے موقف :- اپنے دعویٰ مصلح موعود سے پہلے ۱۹۱۵ء میں اپنی ایک تقریر میں نبیوں کے متعلق فرماتے ہیں :-

(۱) ”دنیا میں جب ضلالت اور گمراہی اور بے دینی پھیل سکتی ہے تو نبی کیوں نہیں آسکتا۔ جس جس وقت ضلالت اور گمراہی پھیلتی رہی ہے اور لوگ خدا تعالیٰ کو بھلا دیتے رہے ہیں اور فسق و فجور میں پھنس جاتے رہے ہیں۔ اسی وقت نبی آتا رہا ہے اسی طرح اب بھی جب ایسا ہوگا کہ دنیا خدا تعالیٰ کو چھوڑ دے گی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بھلا دے گی اور گند اور پلیدیوں میں مبتلا ہو جائے گی اس وقت نبی آئے گا اور ضرور آئے گا۔“ (انوارِ خلافت (۱۹۱۵ء)۔ انوار العلوم جلد ۳ صفحہ ۱۲۴)

اسی طرح وہ حدیث مجددین کے حوالہ سے اپنی تفسیر کبیر میں لکھتے ہیں :-

(۲) ”اسی کی طرف رسول کریم ﷺ نے اس حدیث میں فرمایا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَبْعَثُ لِهٰذِهِ الْاُمَّةِ عَلٰى رَاسِ كُلِّ مِائَةِ سَنَةٍ مَنْ يُجَدِّدُ لَهَا دِيْنَهَا۔“ (ابوداؤد کتاب الملاحم) یعنی اللہ تعالیٰ میری امت میں ہر سو سال کے بعد کوئی نہ کوئی شخص ایسا مبعوث کرے گا جو اُس صدی کی غلطیوں کو جو کہ دین کے بارے میں لوگوں کو لگ گئی ہوگی دور کر دیگا۔ قُل بھی اسی طرف اشارہ کرتا ہے گویا اس حدیث کے مطابق رسول کریم ﷺ کم سے کم ہر صدی کے سر پر دنیا میں ظاہر ہونگے اور وہ لوگ جو آپ کے بتائے ہوئے رستہ کے خلاف چلنے والے ہونگے اُن کو چیخ کریں گے کہ میں تمہارے طریق کو کبھی اختیار نہیں کروں گا اور اسی طریق کو اختیار کروں گا جو خدا نے مجھے بتایا ہے اور اس طرح اسلام ہر زمانہ میں دھل دھلا کر پھر نیا بن جایا کرے گا۔“ (تفسیر کبیر جلد ۱۰، صفحہ ۳۹۱)

جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کے بعد حدیث مجددین کے متعلق اُنکا مذکورہ بالا موقف بدل جاتا ہے۔ وہ ۱۹۴۷ء میں مجدد کے بارے میں سوال کے جواب میں کہتے ہیں۔۔۔

”خليفة تو خود مجدد سے بڑا ہوتا ہے اور اس کا کام ہی شریعت کو نافذ کرنا اور دین کو قائم کرنا ہوتا ہے پھر اسکی موجودگی میں مجدد کس طرح آسکتا ہے؟ مجدد تو اُس وقت آیا کرتا ہے جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے۔“ (الفضل ۸ شہادت۔ اپریل ۱۹۴۷ء صفحہ ۴)

(ب) احمدیہ قبرستان کے دوسرے والی المعروف بہ خلیفہ ثالث کا حدیث مجددین کے حوالہ سے موقف :- مورخہ ۶ نومبر ۱۹۷۷ء کو مسجد اقصیٰ کے صحن میں خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔

”ہمیں حضرت مسیح موعودؑ نے جو دوسری بات بتائی اُسکے مطابق غور کرنا پڑے گا۔ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ نے جو بھی فرمایا ہے وہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہے۔ پھر آپ نے یہ فرمایا کہ محمد ﷺ کا بڑا ارفع اور بلند مقام تھا۔ خدا تعالیٰ سے آپ علم سیکھتے تھے۔ یہ تو ہم مانتے ہیں کہ آپ قرآن کریم کی کسی آیت کی اتنی دقیق تفسیر کر جائیں کہ عام آدمی کے دماغ کو اسکے ماخذ کا پتہ نہ لگے اور سمجھ میں نہ آئے کہ یہ کس آیت کی تفسیر ہے۔ آپ نے فرمایا کسی کو سمجھ آئے یا نہ آئے مگر یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ قرآن کریم کی کسی آیت کی تفسیر نہ ہو۔ اگر تجدید دین والی یہ حدیث درست ہے (اور ہے یہ درست) تو یہ قرآن کریم کی کسی نہ کسی آیت کی تفسیر ہونی چاہیے اور اگر یہ قرآن کریم کی کسی آیت کی بھی تفسیر نہیں (میں سمجھتا ہوں کہ یہ کہنا غلط ہوگا یہ ضرور کسی آیت کی تفسیر ہے) تو پھر اس کو ہم یہ کہیں گے کہ یہ حدیث صحیح نہیں۔ کسی راوی نے کہیں سے غلط بات اٹھالی اور آگے بیان کر دی“ (الغلام ڈاٹ کم نیوز نمبر ۶۶۔ مشعل راہ۔ ۲۵۷-۲۵۸)

محترمہ مدیحہ صاحبہ سے سوال ہے کہ اگر تجدید دین والی حدیث درست ہے اور یہ کسی قرآنی آیت کی تفسیر ہے تو پھر ایک شخص حافظ قرآن اور خلیفہ ہو کر احمدیوں کے دلوں اور دماغوں میں اس حدیث کے جھوٹے ہونے کے متعلق وساوس کیوں ڈال رہا تھا؟؟ جبکہ حضرت حکم و عدل علیہ السلام نے اپنی تالیفات میں درجنوں جگہ اس حدیث کو نہ صرف سچی بلکہ سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۱۰ کی شرح قرار دیا ہے اور اس کا حوالہ پہلے پیش کر چکا ہوں۔ حضرت بانئے جماعت کی تعلیم کے برخلاف احمدیوں کو گمراہ کرنا کیا ایک سچے اور خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کا کام ہو سکتا ہے؟؟ محترمہ آپ تقویٰ اور دیانتداری کیساتھ خود فیصلہ کریں کہ ان نام نہاد خاندانی خلیفوں نے (جنہیں آپ مبارک خون قرار دیتی

پھر رہی ہیں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجددین اور حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ کی پاکیزہ تعلیمات کیساتھ کیا کیا کھلوڑ کیے ہیں؟؟

[ج] احمدیہ قبرستان کے تیسرے والی المعروف بہ خلیفہ رابع کا حدیث مجددین کے حوالہ سے موقف:- خاکسار مورخہ ۲ اپریل ۱۹۹۳ء کو اپنا موعودز کی غلام مسیح الزماں اور موعود مجدد صدی پانزدہم ہونے کے دعاوی خلیفہ رابع صاحب کے آگے پیش کر کے اُنکے آگے کھڑا ہوا تھا لیکن وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث مجددین کے سلسلہ میں احمدیوں کے آگے قسمیں کھا کھا کر جھوٹ پر جھوٹ بولتے جا رہے تھے۔ مثلاً وہ اپنے ۲۷ اگست ۱۹۹۳ء کے خطبہ جمعہ میں حدیث مجددین کے سلسلہ میں جھوٹ بولتے ہوئے فرماتے ہیں:-

”میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ایسے لوگ اگر سو سو سال کی عمریں بھی پائیں اور مرجائیں تو نامرادی کی حالت میں مرینگے اور کسی مجدد کا منہ نہیں دیکھیں گے (حالانکہ موعود مجدد یعنی خاکسار اپنے دعویٰ کیساتھ اُنکے آگے کھڑا تھا۔ ناقل)۔ اُنکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں، اُنکی اولادیں بھی لمبی عمریں پائیں اور مرتی چلی جائیں۔ خدا کی قسم خلافت احمدیہ کے سوا کہیں اور مجددیت کا منہ نہ دیکھیں گی۔“

مترجمہ کیا خدا کے بنائے ہوئے خلیفہ کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خدا کے نام پر لوگوں کے آگے جھوٹ بولتا پھرے اور انہیں گمراہ کرتا پھرے؟ موعود مجدد صدی پانزدہم خاکسار تو اپنے دعویٰ کیساتھ اُنکے آگے کھڑا تھا اور وہ احمدیوں کے آگے جھوٹ پر جھوٹ بول رہے تھے۔

(د) احمدیہ قبرستان کا موجودہ والی المعروف بہ خلیفہ خامس کا حدیث مجددین کے حوالہ سے موقف:- جناب مرزا مسرور احمد صاحب اپنے مورخہ ۱۰ جون ۲۰۱۱ء کے خطبہ جمعہ میں عجیب قسم کا علمی تماشہ کر چھوڑ گئے کہ جس پر نہ صرف عقل دنگ رہ گئی بلکہ پریشان بھی ہو گئی۔ وہ اپنے خطبہ جمعہ کے اکتالیسویں منٹ کے آخر پر ارشاد فرماتے ہیں:- ”نہ ہی قرآن میں اور نہ ہی حدیث میں مجددین کا ذکر ملتا ہے۔“

مترجمہ مدیحہ صاحبہ:- حضرت بائے جماعت اور حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ نہ صرف حدیث مجددین کو سچا قرار دیتے ہیں بلکہ وہ سورۃ الحجر کی آیت نمبر ۱۰ کو اس حدیث کی شرح بھی قرار دیتے ہیں۔ احمدیہ قبرستان کے موجودہ والی فرما رہے ہیں کہ مجددین کا نہ قرآن میں اور نہ ہی حدیث میں ذکر ملتا ہے۔ آپ ان لوگوں کو مبارک خون قرار دیتی ہیں۔ کیا مبارک خونوں کے اسی قسم کے کرتوت ہوا کرتے ہیں؟؟

[3] تیسرا بندہ داغ یا خرابی:- حضرت بائے جماعت کی الوصیت کی دھجیاں اڑانا۔ بائے جماعت حکم و عدل حضرت مرزا غلام احمدؑ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں ایک رسالہ الوصیت تحریر فرمایا تھا۔ اس میں اپنے بعد عبوری جماعتی ڈھانچے کے حوالہ سے آپ فرماتے ہیں:- ”اور چاہیے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔ (ژ) خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کیلئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو۔ مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔“ (روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۰۶ تا ۳۰۷)

حاشیہ میں حضور ارشاد فرماتے ہیں:-

(۳) ”ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس (۴۰) مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ اور چاہیے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کیلئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اسکو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اُسکے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو۔ اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اُسکے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابل اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔“ (ایضاً۔ حاشیہ)

رسالہ الوصیت لکھنے کے بعد آپؑ نے ایک انجمن احمدیہ کو قائم فرمایا اور اُسکے چودہ (۱۴) ممبران کا بذات خود انتخاب فرما کر حضرت مولوی نور الدینؒ کو اس انجمن احمدیہ کا صدر مقرر فرما دیا۔ انجمن احمدیہ کے دیگر ممبران کی تفصیل درج ذیل ہے:-

(۱) مولانا مولوی نور الدین صاحب۔ صدر (۲) مولوی محمد علی صاحب۔ سیکرٹری (۳) خواجہ کمال الدین صاحب۔ مشیر قانونی (۴) مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب امر وہی (۵) صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب (۶) نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ (۷) سید عبدالرحمن صاحب۔ مدراس (۸) مولوی غلام حسن خاں صاحب رجسٹرار پشاور (۹) میر حامد شاہ صاحب۔ سیالکوٹ (۱۰) شیخ رحمت اللہ صاحب تاجر مالک انگلش ویر ہوس لاہور (۱۱) ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب۔ لاہور (۱۲) ڈاکٹر سید محمد حسین شاہ صاحب۔ لاہور (۱۳) ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب۔ لاہور (۱۴) ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب اسٹنٹ سرجن (بحوالہ۔ مجدد اعظم جلد ۲ صفحہ ۱۰۷۰)

مزید برآں آپؑ نے انجمن احمدیہ کو اپنی جانشین قرار دیتے ہوئے اسکی جماعتی اور قانونی حیثیت کے متعلق اس طرح فرمایا تھا:-

”چونکہ انجمن خدا کے مقرر کردہ خلیفہ کی جانشین ہے اس لیے انجمن کو دنیا داری کے رنگوں سے بکلی پاک رہنا ہوگا اور اُسکے تمام معاملات نہایت صاف اور انصاف پر مبنی ہونے چاہئیں“ (الوصیت۔ روحانی خزائن جلد ۲۰ صفحہ ۳۲۵)

”میری رائے تو یہی ہے کہ جس امر پر انجمن کا فیصلہ ہو جائے کہ ایسا ہونا چاہیے اور کثرت رائے اس میں ہو جائے تو وہی رائے صحیح سمجھنا چاہیے۔ اور وہی قطعی ہونا چاہیے۔ لیکن اس قدر میں زیادہ لکھنا پسند کرتا ہوں کہ بعض دینی امور میں جو ہماری خاص اغراض سے تعلق رکھتے ہیں مجھ کو محض اطلاع دی جائے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ یہ انجمن خلاف منشاء میری ہرگز نہیں کرے گی۔ لیکن صرف احتیاطاً لکھا جاتا ہے کہ شاید وہ ایسا امر ہو کہ خدا تعالیٰ کا اس میں کوئی خاص ارادہ ہو۔ اور یہ صورت صرف میری زندگی تک ہے اور بعد میں ہر ایک امر میں صرف انجمن کا اجتہاد ہی کافی ہوگا۔“ (مرزا غلام احمد عفی اللہ عنہ ۱۷ اکتوبر ۱۹۰۷ء۔ الغلام ڈاٹ کم۔ نیوز نمبر ۹۱)

امام مہدی و مسیح موعود حضرت مرزا غلام احمدؒ کی وفات کے موقع پر رسالہ الوصیت کی اسی رُوح کے مطابق صدر انجمن احمدیہ کے ممبران اور قادیان میں تمام حاضر الوقت ممبران جماعت احمدیہ نے متفقہ طور پر حضرت مولوی نور الدینؒ کا بطور خلیفۃ المسیح اول انتخاب کر لیا۔ بعد ازاں آپؑ ایک موقع پر اپنے ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء کے خطبہ عید الفطر میں رسالہ الوصیت اور صدر انجمن احمدیہ کے حوالہ سے فرماتے ہیں:-

”حضرت صاحب کی تصنیف میں معرفت کا ایک نکتہ ہے وہ میں تمہیں کھول کر سنا تا ہوں۔ جس کو خلیفہ بنانا تھا اُس کا معاملہ تو خدا کے سپرد کر دیا اور اُدھر چودہ اشخاص کو فرمایا کہ تم بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہو۔ تمہارا فیصلہ قطعی فیصلہ ہے اور گورنمنٹ کے نزدیک بھی وہی قطعی ہے۔ پھر ان چودہ کے چودہ کو باندھ کر ایک شخص کے ہاتھ پر بیعت کرادی کہ اسے اپنا خلیفہ مانو اور اس طرح تمہیں اکٹھا کر دیا۔ پھر نہ صرف چودہ کا بلکہ قوم کا میری خلافت پر اجماع ہو گیا۔ اب جو اجماع کا خلاف کر نیوالا ہے وہ خدا کا مخالف ہے۔ چنانچہ فرمایا وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيلِ الْمُؤْمِنِينَ نُوَلِّهِ مَا تَوَلَّى وَنُضَلِّهِ جَهَنَّمَ وَسَاءَتْ مَصِيرًا (النساء: ۱۱۶)۔ میں نے الوصیت کو خوب پڑھا ہے۔ واقعی چودہ آدمیوں کو خلیفۃ المسیح قرار دیا ہے اور انکی کثرت رائے کے فیصلہ کو قطعی فرمایا۔ اب دیکھو کہ انہی متقیوں نے جن کو حضرت صاحب نے اپنی خلافت کیلئے منتخب فرمایا اپنی تقویٰ کی رائے سے، اپنی اجماعی رائے سے ایک شخص کو اپنا خلیفہ و امیر مقرر کیا اور پھر نہ صرف خود بلکہ ہزار ہا ہزار لوگوں کو اسی کشتی پر چڑھایا جس پر خود سوار ہوئے۔ تو کیا خدا تعالیٰ ساری قوم کا بیڑا غرق کر دے گا؟ ہرگز نہیں۔ پس تم کان کھول کر سنو۔ اگر اب اس معاہدہ کے خلاف کرو گے تو فاعقبتہم نفاقا فی قلوبہم (التوبہ: ۷۷) کے مصداق بنو گے۔ میں نے تمہیں یہ کیوں سنایا؟ اس لئے کہ تم میں بعض نا فہم ہیں جو بار بار کمزوریاں دکھاتے ہیں۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ مجھ سے بڑھ کر جانتے ہیں۔“ (خطبات نور۔ صفحہ ۴۱۹)

مترجمہ امۃ المدیحہ صاحبہ:- حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کے مذکورہ بیان سے یہ قطعی طور پر ظاہر ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران جنہیں حضورؐ نے خود نامزد فرمایا تھا اور انہی جملہ ممبران کو مجلس معتمدین بھی کہا جاتا تھا۔ یہ وہ اصحاب احمدؑ تھے جن پر امام مہدی و مسیح موعودؑ نے اعتماد کیا تھا اور انہی کو حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ نے بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح فرمایا تھا۔ اب سوال ہے کہ صدر انجمن احمدیہ کے ممبران کے بحیثیت مجموعی خلیفۃ المسیح ہونے سے کیا مراد تھی؟ اس سے یقیناً یہ مراد تھی کہ جو شخص بھی بطور خلیفۃ المسیح منتخب ہوگا (خواہ وہ صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران میں سے ہو یا جماعت احمدیہ میں سے کوئی بھی ہو) اُسکے انتخاب میں یا اُسکے انتخاب کیلئے صدر انجمن احمدیہ کے جملہ ممبران کی اکثریت کی تائید ضروری ہوگی۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو بخوبی علم ہو گیا تھا کہ اُسکے لچھنوں کی وجہ سے حضرت مولوی نور الدینؑ کی وفات کے بعد صدر انجمن احمدیہ کے ممبران کی اکثریت اُسے جماعت احمدیہ کا خلیفہ ثانی بنانے کے حق میں نہیں ہے لہذا اُس نے حفظ ما تقدم کے طور پر خلافت اولیٰ کے دوران حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی اجازت کے بغیر کچھ سیاسی کاروائیاں کا آغاز کر دیا۔ اُس نے یہ سیاسی کاروائیاں اس لیے کی تھیں کہ اگر صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت نے انہیں خلیفہ ثانی نہ بنایا تو پھر وہ چالیس سے زیادہ اپنے حواریوں کے ذریعہ اپنا انتخاب بطور خلیفہ ثانی کروالے گا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کی یہ سیاسی کاروائیاں درج ذیل تھیں۔

مثلاً۔ (۱) حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی صدر انجمن احمدیہ کے ہوتے ہوئے ۱۹۰۹ء میں اُس نے اپنی ایک انجمن ارشاد بنالی۔ (۲) فروری ۱۹۱۱ء میں اپنی ایک مجلس انصار بنالی (۳) چونکہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی میں مصلح موعود (موعود کی غلام مسیح الزماں) کی مرکزی علمی صفات اور علامات بیان کرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ نے اُسکے متعلق کچھ اس طرح فرمایا ہوا ہے ”اُس کیساتھ فضل ہے جو اُسکے آنے کیساتھ آئے گا۔۔۔“ مترجمہ مدیحہ صاحبہ:- اس طرح وہ جھوٹا دعویٰ مصلح موعود جس کا ایک نفسانی خواب کی بنا پر عملاً اعلان ۱۹۴۴ء

میں کیا گیا اُس کی بنیاد جون ۱۹۱۳ء میں اخبار **الفضل** جاری کر کے رکھ دی گئی تھی۔ (۴) حضرت حکم و عدل کے مقرر کردہ دو چندوں (۱) لازمی چندہ (بغیر کسی شرع کے) اور (۲) چندہ وصیت کے ہوتے ہوئے ۱۹۱۳ء میں ہی اُس نے **دعوة الی الخیر** کی بنیاد رکھی تھی۔ مرزا بشیرا لدین محمود احمد اینڈ کمپنی کی انہی کرتوتوں کی وجہ سے حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ اپنے ایک تاریخی خط [قارئین یہ خط (alghulam) نیوز ۱۰۳ پر سے پڑھ سکتے ہیں] میں لکھتے ہیں:-

”رسول کریم کو صلی اللہ علیہ وسلم فدائے ابی و امی کیسے کیسے آدمی ملے۔ مرزا کو علیہ السلام کس قدر آدمی ملے۔ یہ سب فضل۔ فضل۔ فضل ہے۔ مجھے ابتداءً آپ لوگوں نے دبایا۔ مدت تک اس مصیبت میں رہا۔ جب کبھی نکلنا چاہا رنگ برنگ مالی بدظنی ہوتی رہی۔ آخر بھم اللہ نجات ملی۔ الحمد للہ رب العالمین۔ پھر باہم تنازع شروع ہوئے۔ نواب۔ میر ناصر، محمود، نالائق، بے وجہ جو شیلے ہیں۔ یہ بلا (بلائے دمشق کی طرف اشارہ ہے۔ ناقل) اب تک لگی ہے۔ یا اللہ نجات دے۔ آمین۔ برسوں بیمار رہا۔ ذیابیطس کا رُخ ہے۔ والسلام، نور الدین۔ ۱۳ مئی ۱۹۱۳ء“

مترجمہ امۃ المدینہ صاحبہ:- اور پھر حضرت خلیفۃ المسیح اولؑ کی وفات کے بعد یہی کچھ ہوا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے اپنے والد صاحب کی قائم کردہ صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت کو ٹھوکر مار کر اور اُسے رڈ کر کے اپنے مخصوص گروپ میں اپنا نام پیش کروا کر اور اپنے خوشامدی حواریوں سے تائید کروا کر اپنی خلافت ثانیہ کی لوگوں سے بیعت لے لی۔ بعد ازاں اُس نے اپنی نام نہاد خلافت کے دوران مذہب کے نام پر افرادِ جماعت کو بانئے جماعت سے انکی عقیدت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے انہیں ایک غیر اسلامی اور ایک جاسوسی نظام میں جکڑ کر یرغمال بنا لیا۔ اپنے خود ساختہ غیر اسلامی نظام میں کلیدی عہدوں پر اپنے خاندان کے علاوہ چند دیگر مخصوص وفادار خاندانوں کو بٹھایا گیا۔ مولویوں کا منہ بند رکھنے کیلئے ایک دو نظارتیں انہیں بھی سونپ دی گئیں۔ اس شاطر اور عجیب قسم کے جھوٹے مصلح موعود نے ایک اور غلط اور غیر اسلامی کام یہ کیا کہ آئندہ خلیفہ کیلئے انتخابی طریقہ کار اس طرح وضع کیا کہ مجلس شوریٰ کی بجائے اپنے ہی تنخواہ دار ملازموں کو بند کمرے میں بٹھا کر اُن سے اگلے خلیفہ کیلئے (N O C) کا سرٹیفکیٹ لے لیا جاتا ہے۔ مثلاً مورخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء کو انتخاب خلافت سے متعلق اپنی تقریر میں یوں ارشاد فرماتے ہیں:-

”خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے [خلیفۃ الرسول اول حضرت ابو بکر صدیقؓ کی سب سے پہلے کھڑے ہو کر حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ دونوں نے بیعت کی تھی۔ اور پھر اُن دونوں کے بعد ساری امت محمدیہ نے حضرت ابو بکر صدیقؓ کی بیعت کر لی تھی۔ اب سوال ہے کہ کیا حضرت عمرؓ اور حضرت ابو عبیدہؓ دونوں نعوذ باللہ لفنگے تھے؟؟ ناقل] پس اسلامی طریق پر جو کہ میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کیلئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ **شوریٰ انتخاب کرے** [دین اسلام میں خلیفہ کے انتخاب کیلئے موزوں ترین ادارہ مجلس شوریٰ ہی ہو سکتی ہے۔ ناقل] بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب بھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد اور اب نظر ثانی کرتے وقت میں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زائد کرتا

ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے رفقاء بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہیے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دیدے اور جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعت ہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں۔“ (تاریخ احمدیت جلد نمبر ۱۹ صفحہ ۱۵۹)

میں محترمہ مدیحہ صاحبہ سے سوال کرتا ہوں کہ کیا مرزا بشیر الدین محمود احمد نے یہ سارے کام حضورؐ کی الوصیت کی رُوح اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط (جو کہ حضورؐ نے بنائے تھے) کے برخلاف نہیں کیے تھے۔ اور پھر ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک مظلوم احمدی اس بلائے دمشق کے چنگل میں پھنسے ہوئے ہیں اور اُسکی چکی میں پس رہے ہیں۔ ان لوگوں نے اپنے ملازموں کی گڈر سٹنگھی قسم کی ایک نام نہاد خاندانی مجلس انتخاب بنائی ہوئی ہے جو مرنے والے خلیفہ کی خواہش [جس کا وہ اپنی زندگی میں بالواسطہ رنگ میں اظہار کر دیتا ہے] کے مطابق اُسکے جانشین کا نام نہاد انتخاب کروالیتی ہے جو کہ دراصل ایک ٹوپی ڈرامہ اور بالواسطہ نامزدگی (indirect nomination) ہوتا ہے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد اینڈ کمپنی نے حکم و عدل کے جانشین کے حوالہ سے آپکی الوصیت کے برخلاف ایک سو سال سے جماعت احمدیہ میں جو دجل اور فراڈ کیا ہوا ہے۔ خاکسار اور میری جماعت احمدیہ اصلاح پسند بلائے دمشق کے اس دجل اور فراڈ سے احمدیوں کو نجات دلانا چاہتی ہے۔ میں آئندہ جماعت احمدیہ میں امیر المومنین کے انتخاب کا حق ملازموں کے انتخابی ٹولے (گڈر سٹنگھی) کی بجائے جماعت احمدیہ کی مقتدر مجلس شوریٰ کو دینا چاہتا ہوں۔

[4] چوتھا بد نما داغ یا خرابی: خود ساختہ خلافتی ڈھانچے کے قیام کا فراڈ۔ جیسا کہ میں رسالہ الوصیت میں سے متعلقہ اقتباسات پہلے درج کر چکا ہوں جن کے مطابق حضورؐ نے رُوح القدس پا کر کھڑا ہونے والے تک اپنے بعد اپنی جماعت کو ایک عبوری ڈھانچہ دیا تھا۔ جس میں یہ فرمایا گیا تھا کہ آپکے بعد آپکی قائم کردہ انجمن آپکی جانشین ہوگی۔ چالیس مومن جس شخص پر اتفاق کر لیں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ وہ حضورؐ کے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا۔ حضورؐ نے اپنی جماعت کو یہ تاکید کی تھی کہ وہ میرے رُوحانی فرزند (موعود کی غلام) کا نظار کرے اور یہ بھی نصیحت فرمادی تھی کہ ممکن ہے کہ وہ نزول کے وقت بہت معمولی انسان دکھائی دے وغیرہ۔ حضورؐ نے رسالہ الوصیت میں اپنے بعد اپنی جماعت کیلئے کسی قسم کا کوئی خلافتی ڈھانچہ نہیں دیا تھا اور غالباً اُسکی وجہ یہ تھی کہ وہ جانتے تھے کہ پہلے اسلام میں نام نہاد خلیفوں نے آنحضرت ﷺ کی آل کیساتھ میدان کر بلا میں کیا کیا تھا۔ انہیں یہ ڈر تھا کہ اگر میں نے اپنے بعد اپنی جماعت کو کسی خلافتی نظام کا ڈھانچہ دے دیا تو پھر میرے بعد میرے رُوحانی فرزند (جسے آپ نے مصلح موعود قرار دیا تھا) کیساتھ بھی کہیں انتخابی خلیفے وہی سلوک نہ کریں جس قسم کا سلوک یزید نے آنحضرت ﷺ کے نواسے کیساتھ کیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد کو اس حقیقت کا بخوبی علم تھا کہ اُسکے محترم والد صاحب نے اپنے بعد جماعت احمدیہ کو کوئی خلافتی نظام کا ڈھانچہ دے کر نہیں گئے ہیں۔ جیسا کہ وہ اسی سلسلہ میں ۱۹۲۵ء میں اپنے اخبار الفضل میں لکھتے ہیں:-

”مجلس معتمدین کے بنیادی اصول میں جو دراصل ہے ہی اسلام کا بنیادی مسئلہ خلیفہ وقت کا وجود شامل نہیں تھا۔ ایک ریزولوشن خلافت ثانیہ

میں پاس کیا گیا جس کا مطلب یہ ہے کہ جو خلیفہ کہے گا مجلس مانے گی۔ مگر یہ اصولی بات نہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک ممبران کی جماعت کہتی ہے میں ایسا کروں گی۔ لیکن جو جماعت یہ کہہ سکتی ہے وہ یہ بھی تو کہہ سکتی ہے کہ میں ایسا نہ کروں گی کیونکہ جو انجمن یہ پاس کر سکتی ہے کہ ہم خلیفہ کی ہر بات مانیں گے وہی اگر دس سال کے بعد کہے کہ نہیں مانیں گے تو انجمن کے قانون کے لحاظ سے وہ ایسا کہہ سکتی ہے۔۔۔

۔۔۔ اگر اتنی قربانی کے بعد سلسلہ کی حالت غیر محفوظ ہو یعنی چند لوگوں کے رحم پر ہو جو اگر چاہیں تو خلافت کا انتظام قائم رہے تو قائم رہے اور اگر نہ چاہیں تو نہ رہے۔ تو یہ کبھی گوارا نہیں کیا جاسکتا۔ اور چونکہ مسئلہ خلافت کے جماعت کے بنیادی اصولوں میں شامل نہ ہونے سے جماعت ایسے خطرات میں رہ سکتی ہے جو مبایعین کو غیر مبایعین میں بدل دے اور دس گیارہ آدمیوں کی جنبش قلم سے قادیان معالاً ہو رہا بن جائے۔ اس لیے جماعت کے وہ کام جو تبلیغ اور تربیت سے تعلق رکھتے تھے وہ ایک ایسی انجمن کے حوالے نہیں کیے جاسکتے تھے جو خواہ مبایعین کی انجمن ہی ہو اور خواہ بہترین مخلص ہی اسکے ممبر کیوں نہ ہوں۔ اس کیلئے ضرورت تھی کہ ایک ایسا نقطہ قرار دیا جائے جس پر جماعت قائم کر دی جائے تا اسے اس بارے میں ٹھوکر نہ لگے۔“ (اخبار الفضل ۲۵ اکتوبر و ۳، ۵ نومبر ۱۹۲۵ء)

جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے پہلے اپنے والد محترم حضرت حکم و عدل علیہ السلام کے مقرر کردہ قواعد و ضوابط کے خلاف صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت رائے کو رد کر کے احمدیہ خلافت پر قبضہ کیا اور پھر اپنے والد محترم کی الوصیت کے برخلاف ایک ایسا خود ساختہ خلافتی ڈھانچہ بنا کر بیٹھ گئے جس میں ساری طاقتیں خلیفہ کے وجود میں جمع کر لیں۔ اور پھر ایسی خلافت جس میں ہر قسم کی طاقتیں ایک خلیفہ کو حاصل ہو جائیں تو وہ نہ صرف افراد جماعت کیلئے تباہ کن ثابت ہو کرتی ہے بلکہ وہ احمدیوں کیلئے بلائے دمشق بھی بن جایا کرتی ہے۔ اور پھر آئندہ خلیفہ کے انتخاب کیلئے ایک ایسی نام نہاد خاندانی مجلس انتخاب بنائی کہ جس سے انکی نام نہاد خلافت خاندان مسیح موعود سے باہر نہ جاسکے۔ اور کیا ایک سو سال سے جماعت احمدیہ قبرستان میں نام نہاد خلافت ایک ہی خاندان کے گرد نہیں گھوم رہی؟ محترمہ مدیحہ صاحبہ:- خاکسار اس بلائے دمشق اور خلافت کے نام پر اس خاندانی ملوکیت کے چنگل سے احمدیوں کو نہ صرف چھڑانا چاہتا ہے بلکہ انہیں ایک ایسا اسلامی نظام اور ایک ایسا خلافتی ڈھانچہ دینا چاہتا ہے جس کی بنیاد تقویٰ اور انصاف پر مبنی ہو۔

[5] پانچواں بدنما داغ یا خرابی:- جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کیساتھ پیشگوئی مصلح موعود پر قبضہ کرنا۔ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد پر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی مفصل الہامی پیشگوئی زکی غلام مسیح الزماں کے علاوہ مزید ۱۲ مبشر الہامات نازل ہوئے تھے۔ زکی غلام (جسے حضور نے مصلح موعود کا لقب دیا تھا) سے متعلقہ ۱۳ مبشر الہامات کا جب ہم قرآن کریم کی روشنی میں جائزہ لیتے ہیں تو یہ حقیقت قطعی طور ثابت ہو جاتی ہے کہ وہ موعود زکی غلام مسیح الزماں جسے اللہ تعالیٰ نے آخری مبشر الہاموں میں مثیل مبارک احمد بھی قرار دیا تھا۔ وہ زکی غلام بطور مثیل مبارک احمد محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا نہیں ہوئے تھے۔ یہ وہ حقیقت ہے جس کا جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو ۱۹۰۸ء میں بخوبی علم تھا۔ ثبوت کیلئے دیکھئے (انوار العلوم جلد ۱ صفحات ۱۴۶ تا ۱۵۲، اور (alghulam.com) نیوز ۸۱)

محترمہ مدیحہ صاحبہ:- ۱۹۱۴ء میں احمدی خلافت راشدہ کی صف لپیٹ کر خلافت کی گدی پر قبضہ کرنے کے بعد جناب مرزا بشیر الدین محمود

احمد کی نیت میں فتور پیدا ہو گیا اور انہوں نے موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی مصلح موعود بننے کے خواب دیکھنے شروع کر دیئے۔ خلافت پر قبضہ کرنے کے ایک ماہ بعد انہوں نے منصب خلافت پر ایک تقریر کی۔ جب یہ تقریر چھپی تو اسکے ٹائٹل پیج پر انہیں مصلح موعود لکھا گیا ہے (alghulam.com نیوز ۵)۔ کیا یہ حیرانی کی بات نہیں کہ ایک شخص نے ابھی مصلح موعود ہونے کا دعویٰ ہی نہیں کیا لیکن خلافت پر قبضہ کرنے کے ایک ماہ بعد ہی اُسکے متعلق تحریر و تقریر میں مصلح موعود ہونے کا اعلان کیا جا رہا ہے؟ اب سوال ہے کہ جب موعود زکی غلام مسیح الزماں محمدی مریم کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہی نہیں ہوا تھا تو پھر آپکا کوئی لڑکا پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق کس طرح ہو سکتا تھا؟ ان سب حقائق کا علم ہونے کے باوجود جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے ۱۹۴۴ء میں ایک نفسانی خواب کی بنا پر ایک جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا حلفاً اعلان کر دیا اور پھر جھوٹے دعویٰ کے دس سال بعد مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۴ء کو ربوہ میں مسجد مبارک میں نماز عصر کے بعد و لو تقول علینا کی وعید کے مطابق مفتی علی اللہ ہونے کی قطع و تین کی سزا پائی۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے دراصل اپنے زعم میں پیشگوئی مصلح موعود کا روڑا اپنے راستہ سے ہٹایا تھا۔ اپنے نزول کے بعد موعود زکی غلام مسیح الزماں نے خلیفہ ثانی کے جھوٹے دعویٰ مصلح موعود کا پول کھول کر ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت کو لوگوں پر ظاہر کرنا تھا جو آج الحمد للہ خاکسار کر رہا ہے اور جماعت احمدیہ اصلاح پسند کا یہ بھی ایک مقصد ہے۔

[6] چھٹا بدنام داغ یا خرابی:۔ بانئے جماعت حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی تحریروں میں یہودیوں کی طرح تحریف و تبدل کرنا۔ ۱۹۱۴ء سے لے کر آج تک بلائے دمشق نے ایک صدی میں حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی تعلیم اور تحریروں میں یہودیوں کی طرح جو جو لفظی اور معنوی تحریف و تبدل کیا ہے۔ احمدیوں کے آگے تحریف و تبدل کا یہ کچا چٹھا کھول کر (پیشگوئی مصلح موعود میں مذکورہ) مجرموں کے جرائم کو بے نقاب کرنا بھی موعود زکی غلام مسیح الزماں یعنی خاکسار کی ذمہ داری ہے۔ محترمہ۔ اگر آپ چاہیں تو تحریف و تبدل کی چند مثالوں کا alghulam.com پر مضمون نمبر ۲ ”تحریف کیوں؟“ پر مطالعہ کر سکتی ہیں۔

[7] ساتواں بدنام داغ یا خرابی:۔ وصیتی چندہ کے اصل مقاصد کے برخلاف اسے دنیا کمانے اور اپنے مذہبی اقتدار کو مستحکم اور دائمی بنانے کا ذریعہ بنانا۔ حضرت امام مہدی و مسیح موعود نے الوصیت کی جو تحریک جاری فرمائی تھی۔ بلاشبہ آپ نے یہ تحریک اشاعتِ اسلام اور غلبہٴ اسلام کیلئے جاری فرمائی تھی۔ آپکے دل میں مال کی محبت کی بجائے دین مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت جاگزیں تھی۔ آپ دنیاوی بڑائیوں اور جاہ و حشم سے کوسوں دور تھے اور اکثر اپنا کھانا غریبوں کو دے کر خود چنے کھا کر گزارہ کر لیا کرتے تھے۔ لیکن بد قسمتی سے اس عظیم برگزیدہ انسان کی اولاد نے الوصیت ایسی الہی تحریک کو دنیا کمانے اور اپنے خاندانی مذہبی اقتدار کو مستحکم اور دوام دینے کا ذریعہ بنا لیا یا بالفاظ دیگر انہوں نے اللہ کی جنت کو بیچنے کا دھندا شروع کر لیا۔ اگرچہ اللہ تعالیٰ نے دین کے بھیس میں لوگوں کا مال کھانے کو سخت ناپسند فرمایا ہے لیکن پھر بھی ان لوگوں نے تحریک الوصیت کی آڑ میں تمام احمدیوں بلکہ ساری دنیا کی جائیدادوں کو اپنے قبضہ میں کرنے اور انہیں غلام بنانے کا پروگرام بنا لیا۔ محترمہ مدیحہ صاحبہ:۔ اگر آپ کو میرے اس بیان میں شک ہو تو آپ مرزا بشیر الدین محمود احمد کے درج ذیل الفاظ پر غور فرمائیں کہ وہ

اپنے ان الفاظ میں احمدیوں کو کیا پیغام دے رہے ہیں؟ وہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۲ء کے موقعہ پر اپنی تقریر میں فرماتے ہیں:۔۔ ”پھر یہ یاد رکھو کہ وصیت صرف پہلی نسل کیلئے نہیں ہے بلکہ دوسری نسل کیلئے بھی ہے۔ اور اُس سے بھی انہی قربانیوں کا مطالبہ ہے۔ اور چونکہ وصیت سے دنیا کے سامنے جنت پیش کی جا رہی ہے اگلی نسل اس کو لینے سے کس طرح انکار کرے گی پس دوسری نسل پھر اپنی خوشی سے بقیہ جائیداد کا ۱۰/۱ سے ۱۰/۳ حصہ قومی ضرورتوں کیلئے دیدے گی اور پھر تیسری نسل اور پھر چوتھی نسل بھی ایسا ہی کرے گی اور اس طرح چند نسلوں میں ہی احمدیوں کی جائیدادیں نظام احمدیت (یعنی خاندانِ مغلیہ۔ ناقل) کے قبضہ میں آجائیں گی۔“ (انوار العلوم جلد ۱۶۔ نظام نو صفحہ ۹۵)

اب سوال یہ ہے کہ بانئے جماعت نے تو یہ تحریک اس لیے جاری فرمائی تھی کہ اشاعت اسلام اور غلبہ اسلام کا وعدہ پورا ہونہ کہ اس لیے کہ سب احمدیوں کی جائیدادیں اپنے قبضے میں کر کے انہیں کنگال کر دیا جائے؟ مگر بانئے جماعت کی اولاد نے یہ پروگرام بنایا ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنی وصیت میں جس جنت کو پیش کیا ہے۔ اس جنت کے جھانسنے میں تمام احمدیوں بلکہ تمام دنیا کی جائیدادیں اپنے قبضہ میں کر لیں۔ مذکورہ بالا الفاظ کے آگے وہ باقاعدہ جمع تفریق کر کے اور حساب لگا کر بتاتے ہیں کہ کس طرح چند نسلوں میں ہی احمدیوں کی جائیدادیں ہمارے قبضہ میں آجائیں گی۔ اب سوال ہے کہ حضرت بانئے سلسلہ کے عقیدت مندوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنے والا ”مصلح موعود“ ہونا یا مبارک خون ہونا تو درکنار کیا وہ ایک متقی اور ایک صالح فکر انسان بھی ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ مریدوں کی جائیدادوں پر قبضہ کرنا اور مال اکٹھا کرنا کیا دنیا پرستی نہیں ہے؟ خداوند ایہ تیرے سادہ دل بندے کدھر جائیں! کہ درویشی بھی عیاری ہے سلطانی بھی عیاری احمدیوں اور تمام دنیا کی جائیدادوں پر قبضہ اور انہیں غلام بنانے کا پروگرام:۔ نظام نو کے اگلے صفحہ پر لکھتے ہیں:۔

”اگر وصیت کا نظام وسیع طور پر جاری ہو جائے تو مقصد بھی حل ہو جائے فساد اور خونریزی بھی نظر نہ آئے۔ آپس میں محبت اور پیار بھی رہے۔ دنیا میں کوئی بھوکا اور ننگا بھی دکھائی نہ دے اور چند نسلوں میں انفرادیت کی روح کو تباہ کئے بغیر قومی فنڈ میں دنیا کی تمام جائیدادیں منتقل ہو جائیں۔“ (انوار العلوم جلد ۱۶ نظام نو، صفحہ ۹۶)

محرّمہ:۔ بلائے دمشق کا بانی مبنی اور احمدیہ قبرستان کا پہلا والی کتنی خلاف واقعہ اور کتنی غیر منطقی بات کہہ رہے ہیں اور کتنا بڑا جھوٹ بول رہے ہیں کہ جب سب لوگ اپنی جائیدادیں ہمیں دے دیں گے تو وہ بھوکے اور ننگے نہیں رہیں گے اور انکی انفرادیت بھی تباہ نہیں ہوگی۔ ذرا سوچئے اگر زید اپنی ساری جائیداد بکر کے حوالے کر دے گا تو پھر زید کی اپنی انفرادیت کیا رہے گی؟ وہ تو مکمل طور پر بکر کے رحم و کرم پر اور اُس کا غلام اور دستِ نگر ہو جائے گا۔ جب ایک شخص دوسرے کا غلام اور دستِ نگر بن جائے تو پھر اُس کی اپنی انفرادیت کیا خاک رہے گی؟ اس سے قطعی طور پر ثابت ہو گیا کہ حضرت امام مہدی و مسیح موعود نے جس الہی تحریک و وصیت کا اجرا غلبہ اسلام کیلئے فرمایا تھا آپکے ناخلف اور مجرم بیٹے نے اُسے احمدیوں بلکہ پوری دنیا کو غلام بنانے کا ذریعہ بنا لیا۔ جہاں تک دین کے بھیس میں دنیا کمانے کا تعلق ہے تو حضرت حکم و عدل نے اسے سخت ناپسند فرمایا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

”بعض لوگ تو کھلے طور پر طالب دنیا ہیں اور انکی ساری کوششیں اور تگ و دو دنیا تک محدود ہے۔ لیکن بعض لوگ ہیں تو اسی مردود دنیا کے

طلب گار۔ مگر وہ اس پر دین کی چادر ڈالتے ہیں۔ جب اس چادر کو اٹھایا جاوے تو وہی نجاست اور بدبو موجود ہے۔ یہ گروہ پہلے گروہ کی نسبت زیادہ خطرناک اور نقصان رساں ہے۔ اکثر لوگ جب ان دینداروں کی حالت کو دیکھتے ہیں تو وہ دہریئے ہو جاتے ہیں۔ اس لیے کہ اُنکے اعمال کو اُنکے اقوال کیساتھ کچھ بھی تعلق نہیں ہوتا۔“ (ملفوظات جلد ۸ صفحہ ۱۴۱)

"so far I know you guys are just spreading hate against jammat Ahmadiyya which is mashallah more than hundred years old now."

سوال (۲): جہاں تک میں جانتی ہوں تم لوگ جماعت احمدیہ کے خلاف نفرت پھیلا رہے ہو جو ماشاء اللہ ایک سو سال سے زیادہ پرانی ہے؟

الجواب: ہر زمانے میں جن لوگوں نے مروجہ غلط عقائد کو بتوں کی طرح اپنے سینے میں بسایا ہوا تھا۔ اُن سب نے اپنے اپنے زمانے کے مسلوں اور ماموروں کو یہی کہا تھا کہ تم ہماری جماعتوں اور ہمارے خداؤں پر تنقید کرتے ہو اور انہیں برا بھلا کہتے ہو۔ مثلاً جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خانہ کعبہ میں رکھے گئے بتوں پر سخت تنقید کی اور انہیں محض لکڑی اور پتھر کے مجسمے کہا تو مشرکین مکہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر یہی اعتراض کیا تھا جو آج آپ میرے اور میری جماعت احمدیہ اصلاح پسند پر کر رہی ہیں۔ اسی طرح ایک صدی قبل جب بائبل جماعت احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد نے عیسائیوں کے نام نہاد خدا یسوع اور مسلمانوں کے عقیدے کے مطابق اُنکے فرضی مسیح عیسیٰ ابن مریم (جو زندہ بجسم عنصری آسمان پر جا بیٹھے ہیں) پر سخت تنقید کی تھی [انجام آتھم معہ ضمیمہ۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحات ۲۸۹ تا ۲۹۱] تو عیسائیوں اور مسلمانوں نے حضرت حکم و عدل علیہ السلام پر یہی اعتراض کیا تھا کہ وہ ہمارے خدا اور نبی اور رسول کو برا بھلا کہہ کر اُسکے خلاف نفرت پھیلا رہے ہیں۔ حالانکہ حضرت مرزا صاحبؒ یہ نفرت نہیں پھیلا رہے تھے بلکہ وہ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کے حوالہ سے لوگوں کو یہ حقیقت بتا رہے تھے کہ وہ نہ صرف اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ نبی اور رسول تھے بلکہ دیگر انبیاء اور انسانوں کی طرح زندہ آسمان پر چلے جانے کی بجائے وہ وفات پا چکے ہیں۔ سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے حوالہ سے حضرت مرزا صاحبؒ کا یہی انکشاف اور تبلیغ ایک صدی قبل (آج آپکی طرح) مخالفوں کیلئے نفرت انگیز تھی۔

محترمہ:- کسی جماعت کا پرانا ہو جانا اس بات کی دلیل نہیں ہوا کرتی کہ اُس جماعت میں پیدا شدہ اور رواج پانیا لے بعض جھوٹے عقائد بھی سچے ہیں۔ جماعت احمدیہ کو قائم ہوئے تو جمعہ جمعہ آٹھ دن کی بات ہے لیکن برخلاف جماعت احمدیہ اُمت محمدیہ پندرہ صدیاں پرانی اُمت ہے۔ کیا اُمت محمدیہ کے پُرانے ہونے کی وجہ سے اُمت میں ختم نبوت کا پیدا شدہ عقیدہ اور اسی طرح حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کا زندہ بجسم عنصری آسمان پر اُٹھائے جانے کا عقیدہ سچا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اسی طرح نصاریٰ اُمت محمدیہ سے بھی پرانی ہے۔ کیا عیسوی اُمت کے پُرانے ہونے سے اُنکا عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں ابن اللہ ہونے کا عقیدہ سچا ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اگر حضرت مرزا صاحبؒ کی جماعت احمدیہ (جس پر اُسکے بیٹے مرزا محمود احمد نے ۱۹۱۴ء میں قبضہ کر کے اُسے محمودیت میں بدل دیا ہے) ایک سو سال پرانی ہونے کی وجہ سے خلیفہ ثانی کا جھوٹا دعویٰ مصلح موعود اور دیگر جو بھی خرابیاں اس وقت جماعت احمدیہ قبرستان میں داخل ہو کر رواج پا چکی ہیں

وہ سچی ہو سکتی ہیں تو پھر جماعت احمدیہ قبرستان کے والی اور اسکے مُردوں کو یعنی آپ سب کو اپنی اولین فرصت میں نہ صرف حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم کو زندہ بجسم غضری آسمان پر بیٹھا ہوا تسلیم کر لینا چاہیے بلکہ اُسے نعوذ باللہ ابن اللہ بھی تسلیم کر لینا چاہیے۔

"You have no respect for mubarak generation of Hazrat Massihe Maud allaihissalam. not even for his beloved son Hazrat Khalifatul sani, if you believe and love Hazrat Massihe Maud allaihissalam than why you are so disrespectful to his Mubarak son."

(۳) **سوال:** تمہاری نظر میں حضرت مسیح موعودؑ کی مبارک نسل کی کوئی عزت نہیں ہے حتیٰ کہ آپ کے پیارے بیٹے حضرت خلیفہ ثانی کیلئے بھی

اگر آپ حضرت مسیح موعودؑ پر ایمان رکھتے اور اُن سے محبت کرتے ہیں تو پھر آپ اُن کے مبارک لڑکے کی اتنی بے عزتی کیوں کرتے ہیں؟

الجواب: قرآن کریم سے یہ حقیقت قطعی طور پر ثابت ہوتی ہے کہ نبیوں کے اہل و عیال بھی ناخلف ہو سکتے ہیں (سورۃ نوح - ۴۶،

۴۷ - سورۃ تحریم - ۱۱) حضرت نوح علیہ السلام اللہ تعالیٰ کے سچے نبی تھے اور دنیا کی قومیں آج تک اس برگزیدہ نبی پر سلامتی بھیج رہی

ہیں۔ چونکہ حضرت نوحؑ ایک سچے نبی تھے تو کیا آپ کے باغی بیٹے سے بھی ہم حضرت نوحؑ کی طرح محبت کریں اور اُس پر بھی سلامتی بھیجیں

کیونکہ وہ ایک نبی کا بیٹا تھا۔

محترمہ۔ آپ کی یہ کونسی منطق ہے؟ کیا اسلام اور احمدیت کی یہی تعلیم ہے کہ ہم نبیوں کے ناخلف اہل و عیال کو بھی عزت اور قدر کی نگاہ سے

دیکھیں کیونکہ وہ ایک نبی کے اہل و عیال تھے۔ آپ سے گزارش ہے کہ آپ کی یہ منطق ہی غلط ہے۔ آپ پہلے قرآن کریم کیساتھ ساتھ حضورؐ

کی کتب کا مطالعہ کریں اور بطور خاص اپنے مذہبی علم کو پختہ کریں اور پھر لوگوں کو تلقین اور نصائح کے بھاشن دیں۔

آپ سے سوال ہے کہ حضرت مرزا صاحبؒ کی اولاد کیا قرآن کریم کی تعلیم سے بالا ہے؟ ہرگز نہیں۔ اپنے الہامی کلام میں اللہ تعالیٰ نے

حضرت مرزا صاحبؒ کو بھی اپنے زمانے کا نوح قرار دیا ہوا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ مورخہ ۵ اکتوبر ۱۸۹۲ء کو حضورؐ سے مخاطب ہو کر فرماتا

ہے: **يَا نُوحُ اَسِرْ زَوْيَاكَ۔ اے نوح! اپنے خواب کو پوشیدہ رکھ۔** (تذکرہ صفحہ ۲۲۰۔ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد ۱۱ صفحہ ۶۱)

اب اگر پہلے زمانے کے نوح علیہ السلام کا بیٹا باغی ہو سکتا ہے تو پھر آخری زمانے کے نوح حضرت مرزا غلام احمدؒ کا کوئی بیٹا باغی کیوں نہیں ہو

سکتا؟ یا آپ کی اولاد گمراہ کیوں نہیں ہو سکتی؟ اگر ہم حضرت امام مہدیؑ و مسیح موعودؑ سے محبت اور پیار کرتے ہیں تو آپ کی محبت اور پیار منقضی نہیں

ہے کہ ہم آپ کے نالائق اور مفسد بیٹے سے بھی محبت اور پیار کریں۔ دیگر بنی آدم کی طرح حضرت مرزا صاحبؒ کی اولاد کیساتھ بھی نفس لگا ہوا تھا

اور موعود لڑکا صاحب اپنی نفسانی خواہشوں کی وجہ سے نہ صرف خود گمراہ ہوا بلکہ اُس نے پوری جماعت احمدیہ کو بھی گمراہ کر دیا۔ اب میں یا

کوئی اور احمدی ان گمراہوں کی کیا عزت کریں؟ یہ تو اللہ تعالیٰ کے باغی ہیں۔ جس لڑکے کو تم مبارک بناتی پھر رہی ہو وہی تو حضرت مرزا

صاحبؒ کے دو الہاموں [بلائے دمشق (تذکرہ - ۶۰۳) اور کلیسیا کی طاقت کا نسخہ (تذکرہ - ۵۲)] کے مطابق نہ صرف اموی دمشقی بلا

کی طرح قادیانی بلائے دمشق کا بانی تھا بلکہ اُس نے پاپائیت کی طرز پر نظام بنا کر احمدیوں کو اسیر بھی بنا لیا۔ احمدیوں سے غور و فکر، معقول

سوال اور اختلاف کا حق چھین کر نہ صرف انہیں زندہ درگور بنایا بلکہ حضرت مرزا صاحبؒ کی جماعت احمدیہ کو ایک قبرستان میں بھی بدل دیا۔

آپ حضورؑ کے اس قسم کے گمراہ اور مفسد لڑکے کو مقدس اور مبارک کہتی پھر رہی ہیں۔ کیا آپ ہوش و حواس میں ہیں؟؟

"who. becoming our khalifas" It is an honor to see the mubarak generation of The promised Massaiha have the blood of our beloved imam Mahdi."

(۴) **سوال:** مسیح موعود کی مبارک نسل سے خلفاء کا بنتے دیکھنا (جو کہ ہمارے پیارے امام مہدی کا خون ہیں) ایک اعزاز کی بات ہے؟

الجواب: حضرت مرزا صاحبؒ کی اولاد جسے آپ حضورؑ کا خون بتا رہی ہیں۔ آپ کے اس دعویٰ کا آپ کے پاس کیا ثبوت ہے کہ حضورؑ کا یہ خون آپ کے بعد گمراہ نہیں ہوا؟ قرآن کریم کے مطابق نبیوں کے اہل و عیال یعنی خون گمراہ ہو سکتے ہیں تو پھر حضرت مرزا صاحبؒ بھی تو ایک اُمّتی نبی تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے مجرم بھائی ایک نبی کے بھائی تھے۔ ایک نبی کے بیٹے تھے۔ ایک نبی کے پوتے تھے اور ایک پر داد اور ابولا نبیاء نبی کے پڑ پوتے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کے یہ مجرم اور ظالم بھائی کیا نبیوں کا خون نہیں تھے؟ انہوں نے اپنی نبی بھائی کیساتھ کیا ظلم نہیں کیا تھا؟ اگر نبی کا خون ہونا اُسکی اولاد کیلئے ہر قسم کی خطاؤں اور برائیوں سے پاک ہونا ایک دلیل ہے تو پھر حضرت یوسف علیہ السلام کے ظالم بھائی جو نہ صرف تین نبیوں کا خون تھے بلکہ ایک مظلوم نبی کے بھائی بھی تھے۔ انہوں نے اپنے ایک بے قصور اور ایک انتہائی محبت کرنیوالے نبی بھائی کو کنویں میں کیوں پھینکا تھا؟ کیا باقی نبیوں کی اولادوں کی طرح حضرت مرزا صاحبؒ کی اولاد یعنی آپ کا خون گمراہ نہیں ہو سکتا تھا؟ ضرور ہو سکتا تھا بلکہ ہو گیا اور آپ کے ایک ناخلف بیٹے نے نہ صرف ساری جماعت احمدیہ کو گمراہ کر دیا بلکہ ایک جھوٹا دعویٰ مصلح موعود کر کے اپنے محترم والد علیہ السلام کی جماعت میں ایک عظیم فساد بھی پیدا کر دیا۔

"I want to know what you want to teach"

(۵) **سوال:** میں جانا چاہتی ہوں کہ آپ کیا کہنا یا بتانا چاہتے ہیں؟

الجواب: آپ کے اس سوال کا جواب بھی گذشتہ صفحات میں جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے مقاصد میں دیا جا چکا ہے۔ مزید آپ کو بتاتا ہوں کہ میں درج ذیل بُرائیوں اور فراڈوں سے حضورؑ کی جماعت احمدیہ کو پاک کرنا چاہتا ہوں۔ (۱) حقیقی اسلام کے نام پر احمدیت کے حسین چہرے پر جو بدنامی لگا دیئے گئے ہیں احمدیت کو ان دانگوں سے پاک و صاف کرنا چاہتا ہوں (۲) جناب خلیفہ ثانی صاحب نے غلط دعویٰ کر کے پیشگوئی مصلح موعود کے ضمن میں جو مغالطہ پیدا کیا ہے پیشگوئی مصلح موعود کی حقیقت سے پردہ اٹھا کر اس مغالطہ کو دور کرنا چاہتا ہوں (۳) تنخواہ دار اور منظور نظر ملازموں کی نام نہاد اور خاندانی مجلس انتخاب کی جگہ مجلس شوریٰ کے ذریعہ خلافت راشدہ کا دوبارہ اجراء کرنا چاہتا ہوں (۴) قدرت ثانیہ کے نام پر فراڈ اور فریب دہی کا خاتمہ کرنا چاہتا ہوں (۵) احمدیت میں داخل کیے گئے چند فتنے مثلاً ختم مجددیت وغیرہ کا دفعیہ کرنا چاہتا ہوں (۶) جماعت احمدیہ قبرستان میں نام نہاد اور دکھاوے کے انتخاب کی جگہ تقویٰ پر مبنی حقیقی جمہوری طریقہ انتخاب کا اجراء کرنا چاہتا ہوں (۷) جماعت احمدیہ قبرستان میں نام نہاد قضا کو ختم کر کے اسکی جگہ ایک مقتدر عدالتی نظام جاری کرنا چاہتا ہوں جس کے قاضی محمدی خلفائے راشدین کے دور کی طرح کسی احمدی کی شکایت پر امیر المؤمنین کو بھی عدالت میں طلب کر سکیں (۸) جماعت احمدیہ قبرستان میں جبری نظام کا خاتمہ کر کے اسکی جگہ اسلامی نظام جاری کرنا چاہتا ہوں (۹) احمدیوں سے آزادی ضمیر اور اُسکے

اظہار کا چھینا ہوا حق لَا اِكْرَاهَ فِي الدِّينِ (بقرہ۔ ۲۵۷) کے مطابق انہیں واپس دلانا چاہتا ہوں (۱۰) قبروں میں دبے پڑے احمدیوں کو روحانی طور پر زندہ کر کے قبروں سے باہر نکالنا چاہتا ہوں (۱۱) افراد جماعت کو اخراج اور مقاطعہ ایسی ظالمانہ اور غیر شرعی سزاؤں سے نجات دلانا چاہتا ہوں (۱۲) اَسیرانِ رَاہِ مَوْلٰی (احمدی جن کے گلے میں حقیقی اسلام کے نام پر غلامی کا طوق ڈالا گیا ہے) کو رستگاری دلانا چاہتا ہوں (۱۳) چندوں کے نام پر افرادِ جماعت پر نصف صد کے قریب جو ٹیکس عائد کیے گئے ہیں انہیں یکسر ختم کر کے از سر نو حضرت بانئے جماعت کے شروع کردہ چندوں کا اجراء کرنا اور پھر آہستہ آہستہ ان چندوں کی جگہ نظامِ زکوٰۃ کا اجراء کر دینا چاہتا ہوں (۱۴) مذاہب کی جنگ کو دائرہ علم میں لا کر جہادِ بالعلم کے ذریعے دین اسلام کی حقانیت اور غلبے کی راہ ہموار کرنا چاہتا ہوں (۱۵) ایک اعلیٰ انتہائی ہمہ گیر الہامی نظریہ (Virtue is God) کے ذریعے دین اسلام کی فتح اور غلبے کی پیشگوئی پوری کرنا چاہتا ہوں (۱۶) عالم اسلام کو ایک ہاتھ پر اکٹھا کرنا چاہتا ہوں وغیرہ وغیرہ۔

"Could you explain when Hazrat Massihe Maud allaihissalam passed away what the jammat should have done because you were not born by then, Who should have held the leadership of the jammat."

(۶) **سوال:** کیا آپ وضاحت کریں گے کہ جب حضرت مسیح موعودؑ فوت ہوئے (آپ تو اس وقت پیدا نہیں ہوئے تھے) جماعت نے کیا کیا تھا؟ جماعت کی قیادت اور راہنمائی کس نے کی تھی؟

الجواب: حضرت امام مہدی مسیح موعودؑ نے دسمبر ۱۹۰۵ء میں رسالہ الوصیت لکھنے کے بعد ایک انجمن قائم فرمائی تھی۔ اس انجمن کے چودہ ممبران نامزد کرنے کے بعد حضرت مولوی نور الدینؒ کو اس انجمن کا صدر مقرر فرمایا تھا۔ حضرت خلیفۃ المسیحؑ اولؒ کے ۱۵ اکتوبر ۱۹۰۹ء کے خطبہ عید الفطر (خطبات نور۔ صفحہ ۴۱۹) کے مطابق انہی چودہ ممبران کو حضورؑ نے اپنا جانشین قرار دیا تھا اور انکی اکثریتی رائے کو درست اور صحیح قرار دیا تھا اور اس کا حوالہ خاکسار پہلے پیش کر چکا ہے۔ ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو جب حضرت بانئے جماعت کا وصال ہوا تو پھر صدر انجمن احمدیہ یا مجلس معتمدین نے منفقہ طور پر حضرت مولوی نور الدینؒ کو بطور آپکا جانشین منتخب کر لیا۔ حضورؑ کی رحلت کے وقت قادیان میں موجود تمام اصحاب احمدؑ نے بھی صدر انجمن احمدیہ کے اس انتخاب کی تصدیق فرمائی تھی۔ خلافت اولیٰ کے دوران جماعت احمدیہ میں سیاست شروع ہو گئی اور اصحاب احمدؑ کے دو واضح دھڑے بن گئے تھے۔ ایک دھڑے کا لیڈر مرزا بشیر الدین محمود احمد تھا اور دوسرے کا مولوی محمد علی صاحب تھے۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کو چونکہ علم تھا کہ حضرت خلیفۃ المسیحؑ اولؒ کے وصال کے بعد صدر انجمن احمدیہ کی اکثریت انہیں خلیفہ ثانی بنانے کے حق میں نہیں ہے لہذا اُس نے جماعتی قیادت پر قبضہ کرنے کیلئے خلافت اولیٰ کے دوران ہی ہاتھ پاؤں مارنے شروع کر دیئے۔ حضرت خلیفہ اولؒ کی اجازت کے بغیر پیش بندی کے طور پر اپنا مقصد حاصل کرنے کیلئے جماعت احمدیہ میں تنظیمیں بنانی شروع کر دیں جن کا مفصل ذکر گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

حضرت مولوی نور الدینؒ مورخہ ۱۳ مارچ ۱۹۰۱۲ء کو فوت ہو گئے۔ اسکے بعد ہونا تو اسی طرح چاہیے تھا جس طرح حضرت بانئے جماعت کی وفات کے بعد ہوا تھا۔ صدر انجمن احمدیہ کا اجلاس منعقد ہوتا اور انجمن احمدیہ کے باقی ۱۳ ممبران کی اکثریت اپنے میں سے یا

جماعت احمدیہ میں سے کسی کا اپنی اکثریتی رائے کیساتھ بطور خلیفہ ثانی انتخاب کرتی۔ لیکن جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے حضورؐ کی مقرر کردہ صدر انجمن احمدیہ کو ٹھوکرا کرتے ہوئے اپنی انجمن ارشاد اور مجلس انصار کے اجلاس میں اپنا بطور خلیفہ ثانی انتخاب کروالیا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جب حضورؐ کی وصیت کو رد کر کے مکاری اور عیاری کیساتھ اپنا بطور خلیفہ ثانی انتخاب کروالیا تو اسکے ساتھ ہی جماعت احمدیہ دو ٹکڑوں میں تقسیم ہوگئی۔ قادیانی دھڑے کے سربراہ جناب میاں بشیر الدین محمود احمد بن بیٹھے اور دوسرے دھڑے کے سربراہ مولوی محمد علی صاحب بن گئے اور انہوں نے اپنا صدر مقام لاہور کو بنا لیا۔ جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا بطور خلیفہ ثانی انتخاب چونکہ حضورؐ کی الوصیت اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کے برخلاف ہوا تھا لہذا وہ جماعت احمدیہ کے جائز (legitimate) خلیفہ یا لیڈر نہیں تھے بلکہ قابض تھے۔ اور پھر خلافت کے نام پر نسل در نسل آج تک اسی قبضہ کا تسلسل جاری ہے۔ میرا یہاں محترمہ مدیحہ صاحبہ سے سوال ہے کہ حضرت بانئے جماعت احمدیہ کی وصیت اور صدر انجمن احمدیہ کے قواعد و ضوابط کو رد کر کے مکاری اور عیاری کیساتھ جماعت احمدیہ کی قیادت پر قبضہ کرنے والا جماعت احمدیہ کا جائز (legitimate) اور صحیح لیڈر کس طرح ہو سکتا تھا؟ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کے مصداق ہونے کا جھوٹا دعویٰ کرنا والا جماعت احمدیہ کا جائز اور صحیح لیڈر کہاں ہو سکتا تھا؟ جب حضورؐ فوت ہوئے تھے تو یقیناً میں تو اُس وقت پیدا نہیں ہوا تھا لیکن وہ جو پیدا ہوا تھا یعنی مرزا بشیر الدین محمود احمد اُس نے جماعت احمدیہ میں کیا گل کھلائے؟ اُمید ہے اگر آپ میں تقویٰ ہو تو آپ کو جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد کے دجل اور فریب کاریوں کی سمجھ آگئی ہوگی۔

"And than you have problem with chanda also. I don't have any problem with that, then why do you bother how the jammat will run how will the jammat work without money as the jammat is growing leaps and bounds it's needs are also growing. We don't worry why do you. You do your own business let we do ours. I am proud I pay chanda and I have seen miracles, my purse is never empty. Allah Taallah rewards me double. Than what will be the meaning of sacrifice."

(۷) **سوال:** اور آپ کو چندہ سے بھی شکایت ہے۔ مجھے اس سے کوئی شکایت نہیں آپ کو کیوں ہے؟ جماعت کو پیسے کے بغیر کس طرح چلایا جائے گا کیونکہ جماعت دن دگنی اور رات چوگنی ترقی کر رہی ہے۔ جماعت کی ضرورتیں بڑھ رہی ہیں۔ ہمیں اس کا فکر نہیں ہے۔ آپ کو کیوں ہے؟ آپ اپنا کام کریں اور ہمیں اپنا کام کرنے دیں۔ مجھے چندہ دینے میں بڑا فخر ہے اور میں نے معجزات دیکھے ہیں۔ میرا پرس کبھی خالی نہیں ہوتا۔ مجھے اللہ تعالیٰ دوہری جزا دیتا ہے۔ اور پھر قربانی کے کیا معنی ہونگے؟

الجواب: حکم و عدل حضرت امام مہدی و مسیح موعودؑ نے جماعت احمدیہ کو قائم فرمایا تھا۔ کسی بھی جماعت کے قیام کے وقت روپے پیسے کی زیادہ ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن جماعت کے قیام کے وقت بانئے جماعت نے دو (۲) چندوں کا اجراء فرمایا تھا۔ ایک لازمی چندہ جس کی کوئی شرح نہیں تھی اور دوسرا چندہ وصیت جو کہ اختیاری تھا۔ بانئے جماعت نے ان دونوں چندوں کیساتھ جماعت کے تمام اخراجات اور اُمور کو احسن رنگ میں پورا فرمایا تھا۔ مرزا محمود احمد نے نہ صرف بانئے جماعت کی وصیت کے برخلاف جماعتی قیادت پر قبضہ کیا بلکہ اسے

اپنی خاندانی ملوکیت میں بدل کر بلائے دمشق کی پیشگوئی کو بھی پورا فرما دیا۔ بلائے دمشق کے ان چیفوں (chiefs) نے ۴۸ قسم کے چندے لاگو کر کے اسیران راہ مولیٰ کا بھر کس نکال دیا ہے۔ چندہ وصیت جسے دین اسلام کی اشاعت اور غلبہ کیلئے جاری فرمایا گیا تھا۔ مرزا محمود احمد نے اس چندے کے ذریعہ نہ صرف تمام احمدیوں حتیٰ کہ تمام دنیا کی جائیدادوں پر قبضہ کر کے انہیں غلام بنانے اور اپنے مذہبی اقتدار کو مستحکم کرنے اور اسے دوام دینے کیلئے جو پروگرام ترتیب دیا تھا اسکی وضاحت گذشتہ صفحات میں ہو چکی ہے۔

جہاں تک آپکا یہ فرمانا ہے کہ You do your own business let we do ours تو اس حوالہ سے جواباً گزارش ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پہلے مرسلوں کی طرح خاکسار کو جماعت احمدیہ کی اصلاح اور دین اسلام کے غلبہ کیلئے بطور مامور من اللہ مبعوث فرمایا ہے۔ آپکے ملوکوں نے ایک روحانی جماعت احمدیہ کو دنیا کمانے کا ذریعہ اور کاروبار بنایا ہوا ہے لیکن خاکسار نے نہیں۔ باقی آپکا پرس (purse) کبھی خالی نہیں ہوا ہے۔ اس حوالہ سے میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپکے پرس کو ہمیشہ بھرا رکھے اور آپ جو جماعت احمدیہ قبرستان میں مالی قربانیاں کر رہی ہیں۔ یقیناً اللہ تعالیٰ آپ کو اسکی جزا ضرور دے گا لیکن ساتھ ہی اللہ تعالیٰ آپ سے یہ بھی پوچھے گا کہ میں نے آپ کو عقل دی تھی۔ آپ جن لوگوں کو چندے دیتی رہیں تھیں۔ آپ نے یہ تحقیق کیوں نہ کی کہ تمہارے چندوں سے دین اسلام کی اشاعت کی بجائے خلافتی گدھوں کے پیٹ بھرے جاتے رہے تھے؟؟

محترمہ۔ ۳۱ اپریل ۲۰۱۶ء کو پانامہ لیکس کے حوالہ سے ایک ایسی خبر نے پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا جس کے بارے میں کسی کو وہم و گمان بھی نہیں ہو سکتا تھا۔ ایسا لگتا تھا کہ یہ خبر قدرت کا ناگہانی تازیانہ بن کر دنیا پر نازل ہوئی ہے۔ جرمنی کے ایک اخبار نے پانامہ لیکس کے نام سے عالمی سطح پر کالے دھن کے کاروبار کے بارے میں ایک کروڑ سے زائد دستاویزات کا راز فاش کر دیا۔ خبر کے مطابق ۲ لاکھ ۲۴ ہزار نمائشی کمپنیاں ہیں اور کم از کم ۳۲ کھرب ڈالر کا سرمایہ ۳۰ ٹیکس چوری کی پناہ گاہوں میں چھپایا گیا ہے جو دنیا کی کل سالانہ دولت کا ایک تہائی ہے۔ ان نمائشی کمپنیوں کو پانامہ میں قانونی تحفظ حاصل ہے۔ دنیا کے ۱۴۶ عالمی لیڈر اس کالے اور گھناؤنے کھیل میں بلا واسطہ یا بالواسطہ شامل ہیں۔ اب تک کی پانامہ لیکس کے مطابق بشمول مرزا مسرور احمد جماعت احمدیہ قبرستان کی ۲۷ کے قریب ایسی شخصیات ہیں جنہوں نے پانامہ میں آف شور کمپنیاں بنا کر اس کالے دھن کے کاروبار میں شمولیت اختیار کی ہوئی ہے۔ **میرا محترمہ مدیحہ صاحبہ سے پہلا سوال یہ ہے کہ ۴۸ چندے جماعت کے نظام کو چلانے کیلئے لگائے گئے ہیں تو آپکے موجودہ والی مرزا مسرور احمد کے پاس اتنا روپیہ پیسہ کہاں سے آگیا جو انہیں چھپانے کیلئے آف شور کمپنیاں بنانی پڑیں؟ دوسرا سوال یہ ہے کہ کیا یہ ممکن ہو سکتا ہے کہ قوم کا پیسہ لوٹ کر اس قسم کے گھناؤنے کاروباری کھیل میں شمولیت فرمانے والے متقی، معزز اور حضرت مرزا صاحب کا مبارک خون ہوں؟**

آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنی اور دیگر اسیر بہن بھائیوں کی رستگاری کیلئے جماعت احمدیہ اصلاح پسند کے رستگاری فنڈ میں بھی کچھ نہ کچھ حصہ ڈالا کریں تاکہ انکی رستگاری جلد ممکن ہو سکے۔ اللہ تعالیٰ اس نیک کام اور اس قربانی میں بھی آپ کو حصہ لینے کی توفیق بخشے آمین۔

"Please just preach what you have to tell about your religion, we have no problem with our jammat, you should not worry,"

(۸) **سوال:** - برائے مہربانی آپ اپنے مذہب کے متعلق جو بتانا چاہتے ہیں بتائیں۔ ہمیں اپنی جماعت سے کوئی شکایت نہیں۔ آپ اسکی فکر نہ کریں؟

الجواب: - خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے بتوں سے مشرکین مکہ کو بہت سارے فوائد حاصل تھے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ان بتوں پر تنقید کرنا انہیں بہت بُرا لگتا تھا۔ اسی طرح آج جماعت احمدیہ قبرستان میں چلتے پھرتے بتوں نے جو جھوٹے اور ناپاک عقائد گھڑے ہوئے ہیں۔ اور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو جعلی اور وضعی قرار دیتے پھر رہے ہیں۔ میرا ان جھوٹے عقائد کی اصلاح اور تجدید کرنا اور چلتے پھرتے ان بتوں پر تنقید کرنا آپ کو بہت بُرا لگ رہا ہے۔ جس طرح خانہ کعبہ میں بت رکھ کر اصل اور سچے خدا کی خدائی پر نہ صرف پردہ ڈالا گیا تھا بلکہ اُسکے جاہ و جلال پر حملہ بھی کیا گیا تھا۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کیلئے بہت متفکر تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم چاہتے تھے کہ ان بتوں سے خانہ کعبہ کو جلد سے جلد پاک کر کے سچے خدا کا جلال ظاہر کیا جائے۔ اسی طرح حضرت حکم و عدل علیہ السلام کی نیک اور پاکیزہ جماعت میں چلتے پھرتے بتوں نے جو جھوٹے عقائد کا گند ڈالا ہوا ہے۔ میں بھی نہ صرف ان خرابیوں کی وجہ سے متفکر رہتا ہوں بلکہ جلد سے جلد انکی اصلاح کر کے اپنی ذمہ داری سے سبکدوش ہونا چاہتا ہوں۔ آپ کو چاہیے کہ میری نیک کاوشوں پر تنقید کرنے کی بجائے نیک کاموں میں کامیابی کیلئے میری معاونت فرمائیں۔

"Why do you copy our jalsa salana, the difference is we talk about Islam, but u fortunately your jalsah is not islah it is just to talk against our jammat."

(۹) **سوال:** - آپ ہمارے جلسہ سالانہ کی نقل کیوں کرتے ہیں؟ ہمارے درمیان فرق یہ ہے کہ ہم اسلام کے متعلق بات کرتے ہیں لیکن بد قسمتی سے آپ کا جلسہ اصلاح نہیں ہے۔ یہ صرف ہماری جماعت کے خلاف ہوتا ہے؟

الجواب: - دنیا میں جب اللہ تعالیٰ کسی مرسل کو بھیجتا ہے۔ وہ جلسے بھی منعقد کیا کرتا ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اپنی اُمت میں جلسے کیے تھے۔ اسی طرح بائیں جماعت نے بھی اپنی جماعت احمدیہ میں جلسہ سالانہ کا آغاز کیا تھا۔ مرزا بشیر الدین محمود احمد نے جماعت احمدیہ پر قبضہ کر کے حضور کے جلسوں پر قبضہ کیا ہوا ہے۔ یہ جلسے آپکے کہاں ہیں؟ آپ لوگوں نے تو حضور کے جلسوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ آپ کا یہ قبضہ اب بہت جلد ختم ہونے والا ہے۔ جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں جو جلسے ہوتے ہیں وہ آپکے جلسے کی نقل نہیں ہیں بلکہ گذشتہ مامورین کی سنت کے مطابق اور انکی پیروی میں خاکسار نے بھی جماعت احمدیہ اصلاح پسند میں ان جلسوں کا اجراء کیا ہوا ہے۔ آپکی جماعت احمدیہ قبرستان میں دین اسلام اور احمدیت کی تبلیغ نہیں ہوتی بلکہ جھوٹے عقائد کو اسیروں کے دل و دماغ میں راسخ کرنے کیلئے فقط جلسوں کا ڈرامہ ہوتا ہے۔ برخلاف اسکے ہمارے جلسوں میں دین اسلام اور احمدیت کی حقیقی تعلیم کا پرچار کر کے مُردہ احمدیت کو زندہ کیا جا رہا ہے۔

"I hope you will answer all of my questions. JazzakAllah."

(۱۰) **سوال:** - مجھے اُمید ہے آپ میرے تمام سوالات کا جواب دیں گے۔ جزاک اللہ

الجواب: - خاکسار نے آپکی خواہش اور مطالبہ کے مطابق آپکے تمام سوالوں کے جوابات دیئے ہیں۔ آپ نے اپنی ای میل میں جو جو

باتیں لکھی ہیں، جو جو سوال اٹھائے ہیں۔ اُن سب کا آپکی عقیدت سے تعلق ہے۔ وہ سب آپکے دعاوی ہیں۔ آپ نے اپنے کسی دعویٰ کی کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ مثلاً آپ نے لکھا ہے کہ حضورؐ کی جسمانی اولاد مبارک ہے۔ آپ نے اسکی کوئی دلیل نہیں پیش کی۔ اسی طرح آپ نے مرزا بشیر الدین محمود کو مبارک لڑکا اور حضورؐ کا مبارک خون قرار دیا ہے لیکن آپ نے اسکی بھی کوئی دلیل پیش نہیں کی۔ میں نے آپ کو جواباً دلیل کے ذریعہ بتایا ہے کہ کسی نبی کا لڑکا ہونا اُسکے خون کے مبارک ہونے کی دلیل نہیں ہوا کرتی۔ میں نے آپکے سوالوں کے جوابات میں جو کچھ لکھا ہے۔ وہ سب دلیل اور ثبوت کیساتھ لکھا ہے۔ اگر آپ سمجھیں کہ خاکسار کے پیش کردہ دلائل کمزور یا غلط ہیں تو آپ انہیں جھٹلانے کیلئے میرے مضمون کا جواب الجواب لکھیں۔ خاکسار آپکے جواب الجواب کو بھی alghulam.com پر آن ایئر کر دے گا اور پھر لوگ سچ اور جھوٹ کا خود ہی فیصلہ کر لیں گے۔ کیا میں آپکی طرف سے **جواب الجواب** کی امید رکھوں؟؟

اختتامیہ یا حاصل کلام

محترمہ امۃ المدینہ صاحبہ:- آپ یقین رکھتی ہیں کہ جناب خلیفہ ثانی صاحب حضرت بائع جماعت کا موعود اور پیارا لڑکا تھا اور وہی ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود کا مصداق تھا۔ وہ حضورؐ کا مبارک خون تھا اور وہ اور اُسکے تمام جانشین یعنی محمودی خلفاء وغیرہ سب ہی نیک اور مبارک اور صراط مستقیم پر چلنے والے اور ہدایت یافتہ وجود تھے اور ہیں۔ اور انکے مقابلہ میں آپکے بقول ہم یعنی خاکسار مدعی موعود کی غلام مسیح الزماں (مصلح موعود) نعوذ باللہ اپنے دعویٰ میں غلط ہے۔ آپکی نظر میں ہم نفرت پھیلانے والے اور حضورؐ کی مبارک جسمانی اولاد پر کیچڑ اُچھالنے والے ہیں وغیرہ۔ حالانکہ امر واقع یہ ہے کہ میں نے ۲۱ اپریل ۱۹۹۳ء کو اپنا موعودز کی غلام مسیح الزماں ہونے کا دعویٰ جناب خلیفہ رابع صاحب کے آگے رکھا تھا اور وہ (آپکے بقول مبارک خون) میرا دعویٰ چھپا کر بیٹھ گئے۔ اپنی وفات سے پہلے خلیفہ رابع صاحب نے مکرو فریب اور عیاری کیساتھ جس صاحب کو اپنا جانشین بنوایا تھا۔ میرا یہ دعویٰ اُسکے آگے بھی قریباً ۱۳ سال سے پڑا ہوا ہے۔ اور وہ خاکسار کے آگے ٹس سے مس ہونے کیلئے تیار نہیں ہیں۔ کیا یہ سب کچھ اس حقیقت کا غماز نہیں ہے کہ جنہیں آپ لاعلمی اور عقیدت کے نشے میں حضورؐ کا مبارک خون سمجھتی ہیں۔ یہ سب لوگ حضورؐ کی جسمانی اولاد تو ضرور ہیں لیکن آپکا مبارک خون نہیں بلکہ سیدھی راہ سے بھٹکے ہوئے لوگ ہیں۔ یہ دراصل وہی بلائے دمشق ہے جس کی امام مہدی مسیح موعودؑ کو مورخہ ۱۹ اپریل ۱۹۰۷ء کے الہام میں خبر دی گئی تھی (تذکرہ ۶۰۳) اور انہوں نے دنیوی مال و متاع کی خاطر حضور ﷺ کی جماعت احمدیہ کو تباہ و برباد کر کے رکھ دیا ہے۔

محترمہ:- خاکسار (۱) پیشگوئی مصلح موعود (۲) قدرت ثانیہ کی حقیقت (۳) خلافت کی حقیقت (۴) آنحضرت ﷺ کی ثم مسکت سے کیا مراد تھی؟ کے چار موضوعات پر مناظرہ اور مباہلہ کیلئے آپکی جماعت احمدیہ محمود (جو کہ دراصل جماعت احمدیہ قبرستان ہے) کو میدان میں فیصلہ کیلئے بلاتا ہے۔ اگر آپکے ایمان اور عقیدہ کے مطابق آپکا خلیفہ خامس واقعی حضورؐ کا مبارک خون اور ہدایت یافتہ انسان ہے تو پھر اُسے مناظرہ اور مباہلہ کے حوالہ سے میرے مقابلہ پر آنے کیلئے کوئی خوف نہیں ہونا چاہیے۔ اگر آپکا خلیفہ صاحب اور آپکے محمودی مولوی میرے آگے صرف یہ ایک بات ثابت کر دیں کہ ۲۰ فروری ۱۸۸۶ء کی الہامی پیشگوئی مصلح موعود میں بشارت دیا گیا موعودز کی غلام جس کو

اللہ تعالیٰ نے محمدی مریم کے آخری مبشر الہاموں میں مثیل مبارک احمد قرار دیا ہوا ہے۔ وہ موعود زکی غلام محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کے گھر میں بطور جسمانی لڑکا پیدا ہوئے تھے۔ تو میں آپ سب کو منہ مانگا انعام بلکہ ایک ملین امریکی ڈالر بطور انعام دینے کیلئے تیار ہوں۔ کیا آپ اپنے خلیفہ صاحب اور اپنے مولویوں کو میرے مقابلہ کیلئے میدان میں نکلنے کیلئے کچھ غیرت اور شرم دلائیں گی؟ اور اگر اسکے باوجود آپ کا خلیفہ صاحب اس کام کیلئے تیار نہ ہوں تو پھر یاد رکھیں کہ یہ حضور کا مبارک خون نہیں ہے۔ یہ شخص ہدایت یافتہ نہیں ہے۔ یہ تو دنیا کے کیڑے اور گمراہ لوگ ہیں۔ محترمہ!! اتنی بڑی انعامی رقم کی پیشکش کے باوجود اگر آپ کے بقول حضور کا یہ مبارک خون اور مبارک اولاد مناظرہ اور مباہلہ کیلئے میرا سامنا کرنے کیلئے تیار نہیں ہیں تو پھر اس سے کیا قطعی طور پر درج ذیل دو باتیں ثابت نہیں ہو جائیں؟

[۱] جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کا دعویٰ مصلح موعود قطعی طور پر ایک جھوٹا دعویٰ تھا اور وہ اس جھوٹے دعویٰ کی بنا پر (خلیفۃ المسیح الثانی اور مصلح موعود ہونے کی بجائے) ایک مفتری علی اللہ تھے۔

[۲] خلیفہ رابع صاحب نے **مرد حق کی دعا** کے عنوان سے جو نظم لکھی تھی۔ خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے خبر دی ہے کہ اس نظم میں بعض اشعار اللہ تعالیٰ نے خاکسار کے سچے دعویٰ موعود زکی غلام مسیح الزماں کی تصدیق کیلئے اپنی قدرت کاملہ کیساتھ اُنکے منہ سے نکلوائے تھے۔ جب یہ اشعار انہوں نے کہے تھے تو اس وقت خلیفہ صاحب کو کوئی علم نہیں تھا کہ وہ اس نظم میں کیا کہہ رہے ہیں؟؟ مثلاً وہ فرماتے ہیں۔

یہ دعا ہی کا تھا، معجزہ کہ عصا ساحروں کے مقابل بنا اُڑ دیا آج بھی دیکھنا **مرد حق کی دعا** سحر کی ناگنوں کو نگل جائے گی

عصر بیمار کا ہے مرض لا دوا، کوئی چارہ نہیں اب دعا کے سوا **اے غلام مسیح الزماں** ہاتھ اٹھا، موت آ بھی گئی ہو تو ٹل جائے گی

محترمہ امۃ المدیحہ صاحبہ:- میرے ساتھ علمی مقابلہ کیلئے اگر آپ کے بقول آپ کا یہ مبارک خون اور مبارک اولاد میدان میں نہیں آتے تو اس سے کیا دوسری بات یہ ثابت نہیں ہو جاتی کہ خلیفہ رابع صاحب کے مذکورہ بالا دونوں اشعار خاکسار مدعی زکی غلام مسیح الزماں کے وجود میں لفظ بلفظ پورے ہو گئے ہیں؟؟

اپنے مبارک خون اور مصلح موعود کو مفتری علی اللہ ہونے سے بچائیں:- محترمہ۔ آپ کے مبارک اور موعود لڑکے جناب مرزا بشیر الدین محمود احمد نے بمقام لاہور ۱۲ مارچ ۱۹۴۴ء کو احمدی اور غیر احمدی سامعین کو مخاطب کرتے ہوئے اعلان کیا تھا کہ:- ”میں ابھی سترہ اٹھارہ سال کا ہی تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اتَّبَعُوْكَ فَوْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا اِلٰی یَوْمِ الْقِیَامَةِ۔ اے محمود! میں اپنی ذات کی ہی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یقیناً جو تیرے شیخ ہونگے وہ قیامت تک تیرے منکروں پر غالب رہیں گے۔ یہ خدا کا وعدہ ہے جو اُس نے میرے ساتھ کیا۔ میں ایک انسان ہونے کی حیثیت سے بیشک دودن بھی زندہ نہ رہوں مگر یہ وعدہ کبھی غلط نہیں ہو سکتا جو خدا نے میرے ساتھ کیا کہ وہ میرے ذریعہ سے اشاعت اسلام کی ایک مستحکم بنیاد قائم کرے گا اور میرے ماننے والے قیامت تک میرے منکرین پر غالب رہیں گے۔ اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ اسلام مغلوب ہو گیا، (محترمہ اس وقت دنیا میں اسلام کا کیا حال ہے؟ ناقل) اگر دنیا کسی وقت دیکھ لے کہ میرے ماننے والوں پر میرے انکار کرنے والے غالب آگئے تو بیشک تم سمجھ لو کہ میں ایک مفتری تھا۔“

(میں ہی مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ہوں بحوالہ انوار العلوم جلد ۱ صفحہ ۲۳۳)

محترمہ:- جناب خلیفہ ثانی صاحب سے آپ کی محبت اور قادیانی جماعت کی بھی محبت آپ سب سے یہ تقاضا کرتی ہے کہ آپ **خلیفہ ثانی صاحب کے مذکورہ بالا اعلان کی لاج رکھتے ہوئے** اور اُسے **مفتری علی اللہ** ہونے سے بچانے کیلئے اپنے پُر نور خلیفہ خامس صاحب اور محمودی مولویوں کو میرے مقابلہ میں میدان میں نکلنے کیلئے غیرت اور شرم دلائیں۔ یہ آپ سب کی ذمہ داری ہے اور اگر آپ اور آپ کی جماعت احمدیہ قبرستان خلیفہ ثانی کے دعویٰ مصلح موعود کو سچا ثابت کرنے کیلئے میدان میں نہیں نکلتی تو پھر اس سے کیا یہ بات روز روشن کی طرح ثابت نہیں ہو جاتی کہ مرزا بشیر الدین محمود احمد مصلح موعود یا خلیفۃ المسیح نہیں تھا بلکہ قطعی طور پر ایک مفتری علی اللہ تھا۔

آزمائش کیلئے کوئی نہ آیا ہر چند ہر مخالف کو مقابل پہ بلا یا ہم نے

مرد حق کی دعا کا نتیجہ

خاکسار

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی

موعود کی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۱۶ مئی ۲۰۱۶ء



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِهِ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی عِبْدِهِ الْمَسِیْحِ الْمَوْعُوْدِ
 یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا کُوْنُوْا قَوَّامِیْنَ لِلّٰهِ شُهَدَآءَ بِالْقِسْطِ وَلَا یَجْرِمَنَّکُمْ شَنَاٰنُ قَوْمٍ عَلٰی الْاَتْعَدِلُوْا
 اِغْدِلُوْا هَؤُلَاءِ اَقْرَبَ لِلتَّقْوٰی وَاتَّقُوا اللّٰهَ اِنَّ اللّٰهَ یَخْبِیْزُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ (المائدہ-۹)

اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ کی خاطر مضبوطی سے نگرانی کرتے ہوئے انصاف کی تائید میں گواہ بن جاؤ۔ اور کسی قوم کی دشمنی تمہیں ہرگز اس بات پر آمادہ نہ کرے کہ تم انصاف نہ کرو۔ انصاف کرو یہ تقویٰ کے سب سے زیادہ قریب ہے اور اللہ سے ڈرو۔ یقیناً اللہ اس سے ہمیشہ باخبر رہتا ہے جو تم کرتے ہو۔

محترمہ بہن یا بیٹی امة المدیحہ صاحبہ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

امید ہے آپ بفضل اللہ تعالیٰ بخیر و عافیت ہونگی آمین۔ آپ کے سوال خاکسار کو موصول ہو گئے ہیں۔ آپ کے سوالوں سے پتہ ملتا ہے کہ آپ نے خاکسار کے دعویٰ یا نقطہ نظر کی جانچ پڑتال یا تحقیق کیے بغیر مجھ پر سوالات کر دیئے ہیں۔ اگر آپ غیر جانبدار اور خالی الذہن ہو کر تقویٰ کیساتھ خاکسار کے دعویٰ یا نقطہ نظر پر غور و فکر فرما کر مجھ پر سوال کرتیں تو یہ زیادہ بہتر اور مناسب ہوتا۔ آپ نے خاکسار کے متعلق یہ جو لکھا ہے کہ میں محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد کی اولاد کی عزت نہیں کرتا یا اُنکے بارے میں سخت تنقید کرتا ہوں۔ خاکسار سے پہلے اللہ تعالیٰ کے سب مسلمانوں کو اسی قسم کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مشرکین مکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے یہی شکوہ اور شکایت کیا کرتے تھے کہ آپ خانہ کعبہ میں رکھے ہوئے ہمارے معبودوں (جو نعوذ باللہ اُنکی نظر میں اُنکے خدا تھے) کو بُرا بھلا کیوں کہتے ہیں؟ اسی طرح ایک صدی قبل اسی قسم کے اعتراضات حضرت امام مہدی و مسیح موعود پر بھی کیے گئے تھے کہ آپ اللہ تعالیٰ کے ایک برگزیدہ اور صاحب کتاب نبی سیدنا حضرت مسیح عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کی شان میں نعوذ باللہ گستاخی کرتے ہیں۔ میرا آپ سے سوال ہے کہ کیا مشرکین مکہ اور مخالفین حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے اعتراضات میں کوئی صداقت تھی؟؟ آپ ضرور جواباً کہیں گی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت امام مہدی و مسیح موعود کے مخالفین کے اعتراضات invalid تھے اور اُن میں کوئی صداقت نہیں تھی۔ یہی حال آپ کی شکایات اور الزامات کا ہے۔ محمدی مریم حضرت مرزا غلام احمد **نئی بات سنتے ہی اُسکی مخالفت نہ کریں** کی نصیحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔۔۔

”اصل بات یہ ہے کہ جب تک انسان کسی بات کو خالی الذہن ہو کر نہیں سوچتا اور تمام پہلوؤں پر توجہ نہیں کرتا اور غور سے نہیں سنتا۔ اُس وقت تک پرانے خیالات نہیں چھوڑ سکتا۔ اس لیے جب آدمی کسی نئی بات کو سنے تو اُسے یہ نہیں چاہیے کہ سنتے ہی اُس کی مخالفت کیلئے تیار ہو جاوے بلکہ اُس کا فرض ہے کہ اُسکے سارے پہلوؤں پر پورا فکر کرے اور انصاف اور دیانت اور سب سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کے خوف کو مدنظر رکھ کر تنہائی میں اس پر سوچے۔“ (ملفوظات جلد ۲ صفحہ ۳۵۵-جدید ایڈیشن)

محترمہ امة المدیحہ صاحبہ:- آپ سے درخواست ہے کہ آپ اپنے اور میرے آقا حضرت بائے جماعت کی نصیحت پر عمل پیرا ہو کر پہلے خاکسار کے دعویٰ یا نقطہ نظر کو تقویٰ، دیانتداری اور نیک نیتی کیساتھ بغور و فکر پڑھیں اور اسے سمجھنے کی کوشش کریں کہ میں کیا کہتا ہوں اور میرا نقطہ نظر یا دعویٰ کیا ہے؟؟ بعد ازاں اگر آپ خاکسار کے نقطہ نظر کو غلط پائیں تو پھر دلیل کیساتھ خاکسار کی راہنمائی فرما کر میری مدد فرمائیں۔ خاکسار پیدائش در پیدائش احمدی ہے۔ کم از کم آپ کو یا جماعت احمدیہ قادیان ثم محمود کو مجھے اتنا تو حق دینا چاہیے کہ اگر میں نعوذ باللہ غلطی

خوردہ ہوں تو دلیل کیساتھ میری غلطی کو رفع فرمائیں۔ اگر آپ کے پاس وقت ہو تو آپ خاکسار کے تمام خطبات اور تقاریر کو سنیں۔ خاکسار کی تمام کتب اور مضامین کو پڑھیں۔ اگر آپ کے پاس زیادہ وقت نہ ہو تو کم از کم خاکسار کی چند کتب، مضامین کو ضرور پڑھیں اور چند خطبات اور تقاریر کو ضرور سنیں۔ مثلاً درج ذیل کتب اور خطبات کو پڑھیں، سنیں اور یہ سب کچھ alghulam.com پر میسر (available) ہے۔

(1) کتب۔ غلام مسیح الزماں (۲) احمدیوں کیلئے ایک لمحہ فکریہ (۳) مضمون نمبر ۹۲ (نشانِ رحمت یعنی موعود زکی غلام۔۔۔ ہی مصلح موعود ہے!!!) (۴) مضمون نمبر ۹۷ (زکی غلام اور مصلح موعود دونوں ایک ہی شخصیت کے دو نام ہیں) (2) سال ۲۰۱۶ء کے اب تک سارے ۹ خطبات ضرور سنیں۔ بطور خاص ۱۹ فروری ۲۰۱۶ء کا خطبہ جمعہ۔ (۲) جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ اصلاح پسند ۲۰۱۵ء کی دو تقاریر۔

(الف) مجھے اپنے موعود زکی غلام ہونے کا کیسے اور کب پتہ چلا؟ (ب) موعود لڑکا موعود مفسد اور موعود مجرم کیسے بنا؟؟؟

محرّمہ امّۃ المدینہ صاحبہ:- اعتراض کرنا بہت آسان ہے۔ اعتراض کرنے سے پہلے ہمیں حضرت بانئے جماعت کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے مخالفانہ نقطہ نظر کو کم از کم تقویٰ، دیانتداری اور نیک نیتی کیساتھ بغور و فکر پڑھنا اور سمجھنا ضرور چاہیے۔ اگر اختلاف کرنیوالے کا نقطہ نظر غلط ہو تو اُسے دلیل کیساتھ جھٹلا کر اُسے حق کی طرف دعوت دینی چاہیے نہ کہ بغیر تحقیق اور مطالعہ کسی مدعی پر الزامات لگانے چاہیں۔ چونکہ آپ نے اپنے سوالات انگریزی زبان میں لکھ کر بھیجے ہیں۔ جو احمدی بچے ادھر یورپ یا مغرب میں پیدا ہوئے ہیں۔ وہ اکثر اُردو کو نہیں پڑھ سکتے۔ اب مجھے علم نہیں ہے کہ آپ اُردو کو پڑھ سکتی ہیں یا کہ نہیں۔ اگر آپ اُردو کو نہیں پڑھ سکتی تو آپ خاکسار کے نقطہ نظر یا دعویٰ کے معاملہ میں اُردو جاننے والے اپنے ماں باپ یا بہن بھائیوں سے مدد لے سکتی ہیں۔ لیکن اگر پھر بھی آپ کو خاکسار کی اُردو کتب یا مضامین کو پڑھنے یا سمجھنے میں دقت ہو تو پھر خاکسار کے خطبات اور تقاریر سن کر تو آپ ضرور میرا مدعا سمجھ جائیں گی۔ آپ کے سوالوں کے جواب دینا خاکسار کی ذمہ داری ہے اور میں آپ کے سوالوں کے جواب لکھ کر آپ کی طرف ضرور بھیجوں گا۔ لیکن پہلے آپ خاکسار کی درخواست کے مطابق مذکورہ بالا کتب، مضامین کو ضرور پڑھیں اور خطبات اور تقاریر کو ضرور سنیں اور پھر اپنے تاثرات سے بھی آپ مجھے ضرور آگاہ کریں کہ اگر میرا نقطہ نظر غلط ہے تو وہ کس طرح غلط ہے؟ میرے نقطہ نظر کے غلط ہونے کی آپ کے پاس کیا دلیل ہے؟ اور اگر آپ میرے نقطہ نظر کو درست پائیں تو بھی مجھے آگاہ ضرور فرمائیں۔ چونکہ دین میں کوئی جبر نہیں ہے لہذا اگر خاکسار کے سچے دعویٰ یا نقطہ نظر کو آپ نہ بھی قبول کرنا چاہیں تو بھی یہ آپ کا حق ہے۔ میں کوئی داروغہ نہیں ہوں۔ میری طرف سے کسی پر کوئی دباؤ نہیں ہے۔ میری ذمہ داری صرف اتنی ہے کہ میں اللہ تعالیٰ کا پیغام لوگوں تک ٹھیک ٹھیک پہنچا دوں و بس۔ اُمید ہے آپ مجھے مایوس نہیں کریں گی اور اپنے تاثرات یا نقطہ نظر سے ضرور مجھے آگاہ فرمائیں گی۔ میں دعا گو ہوں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو اپنی حفظ و امان میں رکھے اور ہمیشہ صراطِ مستقیم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔ والسلام

مردِ حق کی دعا

عبدالغفار جنبہ۔ کیل، جرمنی۔ موعود زکی غلام مسیح الزماں (موعود مجدد صدی پانزدہم)

مورخہ ۶ مارچ ۲۰۱۶ء

☆☆☆☆☆☆☆☆

5.3.2016---07:46 uhr

What is the purpose of your jamat ,so far I know you guys are just spreading hate against jammat Ahmadiyya which is mashallah more than hundred years old now.

You have no respect for mubarak generation of Hazrat Massihe Maud allaihissalam.not even for his beloved son Hazrat Khalifatul sani.if you believe and love Hazrat Massihe Maud allaihissalam than why you are so disrespectful to his Mubarak son.

It is an honor to see the mubarak generation of The promised Massaiha becoming our khalifas.who have the blood of our beloved imam Mahdi.

I want to know what you want to teach.

Could you explain when Hazrat Massihe Maud allaihissalam passed away what the jammat should have done because you were not born by then, .

Who should have held the leader ship of the jammat.

And than you have problem with chanda also .

I don't have any problem with that ,then why do you bother how the jammat will run how will the jammat work without money as the jammat is growing leaps and bounds it's needs are also growing. We don't worry why do you. You do your own business let we do ours.

I am proud I pay chanda and I have seen miracles, my purse is never empty .Allah Taallah rewards me double. Than what will be the meaning of sacrifice.

Please just preach what you have to tell about your religion ,we have no problem with our jammat, you should not worry ,

Why do you copy or jalsa salana ,the difference is we talk about Islam ,but u fortunately your jalsah is not islah it is just to talk against our jammat.

I hope you will answer all of my questions.
JazzakAllah.

Madiha .

Offshore Companies

of Jamaat Ahmadiyya Mehmood in Panama

No.	Company	Area	Reg. Date	Year	Owner	City
1	Fazal Enterprises Inc.	Panama	09/Jun 2000		Syed Qasim Ahmad	Lahore
2	Fazal Enterprises Inc.	Panama	09/Jun 2000		Syed Qamar Suleman Ahmad	Lahore
3	Fazal Enterprises Inc.	Panama	09/Jun 2000		Syed Mahmood Ahmad	Lahore
4	Fazal Enterprises Inc.	Panama	09/Jun 2000		Mirza Safeer Ahmad	Lahore
5	Fazal Enterprises Inc.	Panama	09/Jun 2000		Shoukat Jahan Ahmed	Lahore
6	Sind Holdings S.A.	Panama	12/Jun 2000		Masood Ahmad Khalid	Chanab Nagar
7	Sind Holdings S.A.	Panama	12/Jun 2000		Mirza Muzaffar Ahmad	Lahore
8	Sind Holdings S.A.	Panama	12/Jun 2000		Mirza Samar Ahmad	Chanab Nagar
9	Bilal Investments Inc.	Panama	Jun/07 2000		Mirza Muzaffar Ahmad	Lahore
10	Bilal Investments Inc.	Panama	Jun/07 2000		Shahid Ahmad Saadi	Lahore
11	Bilal Investments Inc.	Panama	Jun/07 2000		Mirza Nasir Inam Ahmad	Chanab Nagar
12	Salamat Holdings S.A.	Panama	Dec/16 1994		Syed Qamar Suleman Ahmad	Lahore
13	Salamat Holdings S.A.	Panama	Dec/16 1994		Syed Mahmood Ahmad	Lahore
14	Salamat Holdings S.A.	Panama	Dec/16 1994		Syed Sohaib Ahmad	Lahore
15	Salamat Holdings S.A.	Panama	Dec/16 1994		Syeda Bushra Begum	Lahore
16	Summit Properties Inc.	Panama	Dec/20 1994		Mirza Masroor Ahmad	Lahore
17	Summit Properties Inc.	Panama	Dec/20 1994		Syed Qamar Suleman Ahmad	Lahore
18	Summit Properties Inc.	Panama	Dec/20 1994		Syed Qasim Ahmad	Lahore
19	Nusrat Investments Inc.	Panama	Dec/16 1994		Mirza Masroor Ahmad	Lahore
20	Nusrat Investments Inc.	Panama	Dec/16 1994		Syed Khalid Ahmad	Chanab Nagar
21	Nusrat Investments Inc.	Panama	Dec/16 1994		Syed Sohaib Ahmad	Lahore
22	Alhamad Holdings S.A.	Panama	May/23 2000		Mirza Masroor Ahmad	Lahore
23	Alhamad Holdings S.A.	Panama	May/23 2000		Syed Qasim Ahmad	Lahore
24	Alhamad Holdings S.A.	Panama	May/23 2000		Syed Khalid Ahmad	Lahore
25	Qadir Enterprises Inc.	Panama	May/22 2000		Syed Mahmood Ahmad	Lahore
26	Qadir Enterprises Inc.	Panama	May/22 2000		Syed Sohaib Ahmad	Lahore
27	Qadir Enterprises Inc.	Panama	May/22 2000		Mirza Masroor Ahmad	Lahore